Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 3

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

27 ذوالحجہ 1427 ہجری 18 صلح 1386 ہش 18 جنوری 2007ء۔

اخبار احمدیہ

قادیان 13 جنوری 2007 (ایم ٹی اے)
سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرتے ہوئے احباب کو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے اور آپؑ سے اخلاص اور محبت دکھانے کا تقاضہ یہ ہے کہ اصلاح اور تربیت کیلئے جب مالی قربانی کی ضرورت پڑے ہر احمدی ہمیشہ آگے بڑھتا رہے

ہندوستان کی جماعتوں میں ابھی بہت گنجائش ہے اگلے سال ہندوستان کو وقف جدید میں شامل ہونے والوں کا پانچ لاکھ کا ٹارگیٹ رکھنا چاہئے

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر قربانیاں دی ہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کے اموال و نفوس میں برکت بخشے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 جنوری 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ و سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی: اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ: (سورۃ البقرہ: آیت 275) کی تلاوت فرمائی

پھر فرمایا آج میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔ وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعودؓ نے 1957ء میں جاری فرمائی تھی۔ اس وقت یہ تحریک صرف پاکستان کے ہی احمدیوں کے لئے تھی اور پاکستان کے باہر کے احمدیوں میں سے اگر کوئی حصہ لیتا تو اپنی مرضی سے لے لیتا تھا جس وقت یہ تحریک جاری کی گئی تھی حضرت مصلح موعودؓ کی نظر میں خاص طور پر پاکستان کے دیہاتی علاقے تھے اور سندھ میں بسنے والے پاکستان کے ہندو تھے جن کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کے لئے اس تحریک کی شروعات ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کو دیہاتی جماعتوں خاص طور پر بچوں کی تربیت کی بہت فکر تھی۔ جب یہ تحریک شروع ہوئی تو آپ نے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اس انجمن کا ناظم اصلاح و ارشاد مقرر فرمایا اور ان علاقوں میں کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ فرمایا اُس دور میں غربت کی حالت میں نہایت دور دراز علاقوں میں معلمین نے نہایت قربانیوں سے خدمات سرانجام دیں اور بہت سے ہندوؤں نے اس کے ذریعہ کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا۔ فرمایا مولوی جو ہر زمانے میں شرارت کرتے رہے ہیں انہوں نے اس وقت بھی ہندوؤں سے یہ کہا کہ احمدی ہونے سے بہتر ہے کہ تم مشرک ہی رہو۔ اب یہ جماعتیں اخلاص میں بہت بڑھ گئی ہیں اور خود ان میں واقفین زندگی پیدا ہو کر لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا ایک بات جو میں اس خطبہ کے ذریعہ سے سندھ کے احمدی زمینداروں کو کہنا چاہتا ہوں کہ جو ہندو اس علاقے میں رہ رہے ہیں یا جو مسلمان ہو چکے ہیں ان کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کیا کریں۔

وقف جدید کے حوالے سے جماعت احمدیہ پاکستان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں تک پاکستان کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے احمدیوں نے اپنے اخراجات اپنے آپ سنبھالے ہوئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ان کو بیرونی امداد کی ضرورت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1985 میں ہندوستان اور افریقہ میں تعلیم و تربیت کے کاموں کو پھیلانے کیلئے وقف جدید کے نظام کو ساری دنیا میں پھیلا دیا تھا الحمدللہ کہ تمام دنیا کے احمدیوں کی قربانیوں کی وجہ سے وقف جدید کا کام اب ان علاقوں میں پھیل رہا ہے۔ جوں جوں کام وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے، اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے وسائل بھی مہیا فرما رہا ہے۔ پس میں بیرونی جماعتوں سے خاص طور یورپ اور امریکہ کی جماعتوں سے کہوں گا کہ خدمت دین کے جذبہ کے تحت ہمیشہ قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ فرمایا اپنے اپنے ملک میں بھی مساجد کی تعمیر یا دیگر پروگراموں میں آپ حصہ لے رہے ہیں لیکن اس کے نتیجہ میں اس مالی قربانی میں کوئی کمی نہیں آنی چاہئے اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والوں کے لئے 700 گنا تک اجر دینے کا وعدہ فرمایا ہے پس اللہ اور رسول کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہمارے قدم قربانی میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے اور آپؑ سے اخلاص اور محبت دکھانے کا تقاضا یہ ہے کہ اصلاح اور تربیت کیلئے جب مالی قربانی کی ضرورت پڑے ہر احمدی ہمیشہ آگے بڑھتا رہے۔ اسی طرح جو نو مبائعین ہیں وہ یہ خیال نہ کریں کہ ان کی تمام ضروریات باہر کی جماعتیں ہی پورا کریں گی اب انہیں بھی اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھانا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ مالی قربانی کیلئے ضروری ہے کہ افراد جماعت اپنے اخراجات میں سادگی اختیار کریں۔ اسی طرح جو منصوبہ بندی کرنے والے عہدے دار ہیں یا جن کے ذمہ یہ خرچ ہیں وہ ہمیشہ کوشش کریں کہ وسائل کے اندر رہ کر با مقصد خرچ کرنے کے پروگرام بنائیں۔ بعض دفعہ بے احتیاطی ہو جاتی ہے اور ذمہ دار اس کا خیال نہیں رکھتے۔ ہندوستان کی جماعتیں اب تک تین فیصد اپنے وسائل سے پورا کر رہی ہیں۔ ابھی وہاں بہت گنجائش ہے اگلے سال ہندوستان کو وقف جدید میں شامل ہونے والوں کا پانچ لاکھ کا ٹارگیٹ رکھنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کے ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے فرمایا ایمانی حالت کی بہتری کیلئے مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اپنے بچوں میں بھی قربانی کی عادت ڈالیں۔ بیرونی دنیا میں بھی اپنے بچوں کے سپرد وقف جدید کی تحریک کو کریں۔

دنیا بھر میں وقف جدید کے مجموعی کوائف بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس سال وقف جدید کا کل چندہ 2225000 پاؤنڈ ہے جو گزشتہ سال کی نسبت 83000 پاؤنڈ زیادہ ہے۔ دنیا بھر کے پہلے دس ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا پاکستان نمبر ایک پر ہے فرمایا اس سے پہلے امریکہ کی جماعت پہلے نمبر پر تھی۔ لیکن اب پاکستان میں غریبوں کا جذبہ قربانی جیت گیا ہے۔ میں پاکستانی احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس جذبہ کو جو آپ میں پیدا ہو گیا ہے کبھی مرنے نہ دیں۔ فرمایا دوسرے نمبر پر امریکہ پھر برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، ہندوستان، انڈونیشیا، بیلجیم، آسٹریلیا، سوئٹزرلینڈ، اور فرمایا فرانس اور سوئٹزرلینڈ دونوں قربانی کے لحاظ سے قریب قریب ہیں۔

آخر پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر قربانیاں دی ہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کے اموال و نفوس میں برکت بخشے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور نے برلن کی مسجد کے متعلق کچھ کوائف بیان کرنے کے بعد فرمایا اس کا تمام خرچ لجنہ اماء اللہ جرمنی برداشت کر رہی ہے۔ اور اس کا نام خدیجہ مسجد رکھا گیا ہے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پوپ صاحب کے جواب میں!

((8))

(تسلسل کے لئے دیکھئے بدر مورخہ 14 دسمبر 2006)

گزشتہ گفتگو تک ہم بائیبل کی معاشرتی و معاشی تعلیمات کا ذکر کر کے عورت کے حقوق کے متعلق بائیبل کی تعلیمات کا ذکر کر رہے تھے۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ بائیبل نے جرائم اور گناہوں کی اتنی سخت سزائیں تجویز کی ہیں جو آج کے اس دَور میں جو آزادیٔ ضمیر و مذہب کا دَور ہے کسی بھی طرح قابلِ عمل نہیں ہیں اور یہ ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عیسائی اور یہودی معترضین و معاندین دن رات یہ الزام تراشیاں کرتے ہیں کہ اسلام سختی کا مذہب ہے، تشدد کا مذہب ہے اسلام کی سزائیں وحشیانہ ہیں۔ اسلام نے بعض سزاؤں میں پتھر مارنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیا ہے جو غیر انسانی اور غیر تہذیبی ہے اور یہ آج کل کی ترقی یافتہ تہذیب سے متصادم ہے۔

لیکن سنئے کہ بائیبل نے تو دینی امور میں بھی ایسی سزائیں تجویز کی ہیں کہ انسان پڑھ کر حیران ہوتا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں بجائے آزادی دینے کے ایسی سزائیں رکھ دی گئی ہیں کہ انسان انہیں پڑھ کر ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

بائیبل میں مشرکین کو سزائیں::

بائیبل کہتی ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو لیکن جو لوگ ایک خدا کی عبادت نہیں کرتے اور خداوند کے علاوہ دوسرے معبود کی عبادت کرتے ہیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"جو کوئی فقط خداوند کے سوا کسی معبود کیلئے قربانی کرے وہ عذاب سے مار ڈالا جائے۔" (خروج 22/2)

پھر لکھا ہے:

"اگر تیرا بھائی جو تیری ماں کا بیٹا ہے یا تیرا ہی بیٹا یا بیٹی یا تیری ہمکنار جورو یا تیرا دوست جو تجھے جان کے برابر عزیز ہو تجھے پوشیدہ میں پھُسلائے اور کہے کہ آؤ غیر معبودوں کی بندگی کریں جن سے تو اور تیرے باپ دادے واقف نہیں تھے یعنی ان لوگوں کے معبودوں میں سے جو تمہارے گرداگرد تمہارے نزدیک یا تم سے دُور زمین کے اِس سرے سے اُس سرے تک رہتے ہیں تو تُو اس سے موافق نہ ہونا اور نہ اس کی بات سننا۔ تو اس پر رحم کی نگاہ نہ رکھنا تو اس کی رعایت نہ کرنا تو اسے پوشیدہ نہ رکھنا تو اسے ضرور قتل کرنا اس کے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے اور بعد اس کے سب قوم کے ہاتھ اور تو اسے سنگسار کرنا کہ وہ مر جائے۔" (استثناء: 13/6,10)

مزید لکھا ہے :-

"اگر تمہارے درمیان تمہاری کسی بستی کے پھاٹک کے اندر جو خداوند تیرا خدا تجھکو دیتا ہے کہیں کوئی مرد یا عورت پایا جائے جس نے خداوند تیرے خدا کے حضور بدکاری کی ہو کہ اس کے عہد کو توڑا ہو اور جا کے غیر معبودوں کی بندگی کی ہو اور انہیں سجدہ کیا ہو خواہ سورج کو خواہ چاند کو خواہ آسمانی فوج کے کسی جرم کو جن کی پرستش کا حکم مَیں نے نہیں دیا اور یہ تجھے کہا جائے اور تُو سُن پائے اور تحقیقات کرے اور دیکھو یہ سچ نکلے اور یہ بات یقین کو پہنچے کہ اسرائیل میں ایسا گھناؤنا کام ہوا ہے تو تُو اس مرد یا اس عورت کو جس نے یہ بُرا کام کیا اپنے پھاٹکوں پر باہر لا اور اس مرد یا عورت پر یہاں تک پتھراؤ کیجو کہ وہ مر جائیں وہ جو واجب القتل ہے دو یا تین آدمیوں کی گواہی سے قتل کیا جائے لیکن ایک ہی آدمی کی گواہی سے وہ قتل نہ کیا جائے گواہوں کے ہاتھ پہلے اس پر اُٹھیں تا کہ اس کو قتل کریں اور اس کے بعد باقی سب لوگوں کے ہاتھ تم یونہی اپنے بیچ سے شرارت کو نیست و نابود کیجو۔" (استثناء: 7-17/2)

اس کے مقابل پر ملاحظہ فرمائیں کہ قرآن مجید مشرکین اور سورج و چاند کی پرستش کرنے والوں کے متعلق کیا فرماتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

" وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَهُنَّ اِنْ کُنْتُم اِیَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ فَاِنِ اسْتَکْبَرُوا فَالَّذِینَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُونَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُم لَا یَسْئَمُوْنَ (حٰمٓ السجده: 39-38)

ترجمہ:: اور اس کے نشانات میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو پس اگر وہ تکبر کریں تو (جان لیں کہ) وہ لوگ جو تیرے رب کے حضور رہتے ہیں رات اور دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔

پس مشرکین کو کوئی سزا نہیں کوئی پتھراؤ نہیں کوئی گالی گلوچ نہیں۔ قرآن مجید کے نزدیک مذہب کے معاملے میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے۔ فرمایا: لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ (سورۃ البقرہ) کہ دین کے معاملے میں کسی طرح کا کوئی جبر نہیں۔ اللہ کو اپنی عبادت کرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ کی تسبیح دن رات ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی تعلیم جبر کے خلاف ہے بلکہ وہ تو مشرکین کے معبودوں کو بھی بُرا بھلا کہنے سے منع فرماتا ہے۔

چنانچہ فرمایا: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِم مَرْجِعُهُم فَیُنَبِّئُهُم بِمَا کَانُوا یَعْمَلُونَ (الانعام:109) یعنی اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

تو یہ ہے قرآن مجید کی وہ حسین اور مکمل تعلیم جو آجکل کے تقاضوں کے عین مطابق ہے جس میں نہ کوئی جبر ہے اور نہ مذہب کے معاملے میں کسی طرح کی کوئی سزا ہے۔ صاف فرما دیا کہ ہر شخص کو اپنا عمل و ایمان ہی خوبصورت نظر آتا ہے تم کو کوئی سزا دینے کا اختیار نہیں اللہ خود قیامت کے روز فیصلہ فرمائے گا ہاں حسن تعلیم اور حسن اخلاق سے لوگوں کو خدائے واحد کا پیغام پہنچاتے رہو۔

بائیبل میں والدین کی نافرمانی کی سزا::

اسی طرح بائیبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی بیٹا اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کو بھی پتھراؤ کر کے مار ڈالا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"اگر کسی کا بیٹا گردن کش (ضدی) اور مکرا ہو جو اپنے باپ اور اپنی ماں کی آواز کو نہ سُنے اور وہ ہر چند اسے تنبیہ کریں پر وہ ان پر کان نہ لگائے تب اس کا باپ اور اس کی ماں اسے پکڑیں اور باہر لیجا کے اس شہر کے بزرگوں کے پاس اور اس جگہ کے دروازے پر لائیں اور وہ اس شہر کے بزرگوں سے عرض کریں کہ یہ ہمارا بیٹا گردن کش اور مکرا (سرکش) ہے ہرگز ہماری بات نہیں مانتا۔ بڑا ہی کھاؤ اور متوالا ہے تو اس کے شہر کے سب لوگ اس پر پتھراؤ کریں کہ وہ مر جائے۔"

بھلا بتایئے رُوئے زمین پر آج کہاں پر بائیبل کی اس تعلیم پر عمل ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ خود یہودی اور عیسائی بھی اس پر عمل نہیں کرتے۔ اور اگر بائیبل کی اس تعلیم پر عمل شروع کر دیا جائے تو آج سب سے زیادہ عیسائی ممالک کے لڑکے قتل کئے جائیں۔ اس کے بالمقابل قرآن مجید صرف اور صرف پیار بھری نصیحتوں سے ہی ماں باپ سے حُسن سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوا بِهٖ شَیْئًا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (النساء:37) کہ اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو۔

والدین سے مزید حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں۔ اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔ (بنی اسرائیل:24)

اور والدین کی نافرمان اولاد کے متعلق فرمایا:

"اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا افسوس ہے تم دونوں پر کیا تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ مَیں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گزر چکی ہیں اور ان دونوں نے اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہا ہلاکت ہو تجھ پر ایمان لے آ! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے تب وہ کہنے لگا یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر وہ فرمان صادق آ گیا جو اُن سے پہلے جن و انس سے گزری ہوئی قوموں پر صادق آیا تھا۔ یقیناً یہ سب گھاٹا پانے والے لوگ ہیں۔" (الاحقاف:19-18)

پس والدین کے نافرمان بیٹے کو کوئی پتھراؤ نہیں بس پیار سے سمجھایا گیا ہے اور اس کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ پس نہ تو قرآن مجید شرک کرنے پر پتھراؤ کی سزا دیتا ہے اور نہ والدین کی نافرمان اولاد پر پتھراؤ کی سزا سناتا ہے۔ عیسائی قلمکار اور نام نہاد دانشور طالبان کی کارروائیوں کو قرآن مجید کی طرف منسوب کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن ادھر بائیبل کی ان تعلیمات کو چھپاتے ہیں جن میں طالبان سے بیسیوں ہزاروں گنا زیادہ تعصب و تشدد کی تعلیمات دی گئی ہیں۔

مزید سزائیں::

"جو کوئی اس عورت سے جو لونڈی اور کسی شخص کی منگیتر ہے اور نہ فدیہ دی گئی اور نہ آزاد کی گئی ہے ہمبستر ہو ان کو کوڑے مارے جائیں۔" (احبار:19/20)

"اور اگر کوئی مرد کے ساتھ سوئے جیسے عورت کے ساتھ سوتا ہے ان دونوں نے مکروہ کام کیا وہ قتل کئے جائیں۔" (احبار:20/13) "اگر کوئی شخص جورو کو اور اس کی ماں کو بھی رکھے یہ بے حیائی ہے۔ وہ جلائے جائیں۔" (احبار:20/14)

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں جبکہ ہر ایک نے بہت سے ربّ بنائے ہوئے ہیں ہر احمدی کو چاہئے کہ ہمیشہ رَبُّنَا اللّٰہ کو اپنے ذہن میں دہراتا رہے۔

خود مسلمانوں نے زمانے کے امام کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کو محدود کر دیا ہے۔

ایک مومن بندے کو چاہئے کہ وہ اس ذات کی طرف متوجہ ہو جس کے انعاموں اور احسانوں کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے اس کے ایسے عبادت گزار بنیں اور اور اس کی ایسی عبادت کریں جو روح کے جوش سے ہو رہی ہو ایسی عبادت جس میں ایک کشش ہو۔

اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربُّ العَالَمِیْن کے مختلف معانی کا پر معارف تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 24/نومبر 2006ء بمطابق 24/نبوت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربّ کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے کچھ وضاحت کی تھی اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھا تھا، اسی مضمون کو آج بھی جاری رکھوں گا۔ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربّ العالمین کی صفت کی جو وضاحت فرمائی تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس میں تمام صفات جمع ہیں، وہ بھی جن کا ہمیں علم ہے اور وہ بھی جن کا ہمیں علم نہیں اور یہ تمام صفات انتہائی نقطۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ ہر نقص سے پاک ہے اور حسن و احسان کے اعلیٰ نقطے پر پہنچا ہوا ہے جو اس کی صفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ حُسن اور احسان خوبصورتی کے اُس اعلیٰ نقطہ تک پہنچا ہوا ہے کہ جس کا انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ ربّ العالمین کے بندے پر جو انعامات اور فضل ہیں یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی دین ہیں نہ کہ بندے کا کمال، یہ ایک ایسا احسان ہے جس کا مقابلہ تو کیا احاطہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ احسان کی یہ صفت ربّ العالمین کے اظہار سے ظاہر فرمائی ہے اور اس صفتِ ربوبیت سے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جو اس کائنات میں موجود ہے، جسے ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے، جو سائنس دانوں کے علم میں آئی ہے یا نہیں آئی، یہ سب فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر انسان اپنے پر ہی نظر ڈالے تو روزمرہ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات نظر آتے ہیں۔ کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان ایسے تجربات سے گزرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور احسان کی وجہ سے اس واقعہ کے بدنتائج سے محفوظ رہتا ہے۔ کئی لوگوں کے ساتھ حادثات ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ ایسا حادثہ ہوا ہے اور کار کا اس طرح حال ہوا تھا کہ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اس حالت میں اندر بیٹھی ہوئی سواریاں بچ کس طرح گئیں؟ خراش تک نہیں آئی اور صحیح سالم باہر آ گئیں۔ تو ہر ایک کے ساتھ ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی غانا میں کئی ایسے واقعات ہوئے جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ پر یقین بڑھتا ہے، بعض دفعہ وہاں کے حالات ایسے خراب ہوتے تھے کہ بہت ساری ضرورت کی چیزیں مہیا نہیں ہو سکتی تھیں لیکن حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہمارا اور بچوں کا سامان کرتا رہا، پرورش فرماتا رہا، بہت سارے مواقع پر خطرناک حالات سے محفوظ رکھا۔ اس کے علاوہ بھی زندگی میں کئی مواقع آتے ہیں اور یہ ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر ہر ایک اپنے پر نظر ڈالے تو اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ ہی ہے جو بہت ساری باتوں سے اسے محفوظ رکھتی ہے، بچاتی ہے، اس کی پرورش کرتی ہے اور جس کے احسانوں کے نیچے انسان دبا ہوا ہے۔

ربّ العالمین صرف مشکل سے ہی نہیں نکال رہا بلکہ احسان یہ ہے کہ اس کے ساتھ انعامات کی بارش بھی ہو رہی ہے۔ صرف تکلیف دُور کرنے کا احسان نہیں ہے بلکہ انعامات سے نوازنے کا احسان بھی ہے۔ اگر دل مردہ نہ ہو جائیں اور احساس مر نہ جائیں تو انسان اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور ربوبیت کا کبھی شمار نہیں کر سکتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے ساتھ یہ اعلیٰ نقطہ پر پہنچا ہوا احسان کا جو سلوک ہے، یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے اور ایک مومن بندے کی اس طرف توجہ ہونی چاہئے کہ وہ اس ذات کی طرف کھنچے اور متوجہ ہو جس کے انعاموں اور احسانوں کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے اس کے ایسے عبادتگزار بنیں اور اس کی ایسی عبادت کریں جو روح کے جوش سے ہو رہی ہو ایسی عبادت ہو جس میں ایک کشش ہو، صرف خانہ پُری والی عبادت نہ ہو۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے شکرانے کا اظہار جو ایک مومن بندے کی طرف سے ہونا چاہئے۔

اس مضمون کے مختلف پہلو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کہاں کہاں اور کس طرح کام کرتی ہے۔ بیشمار جگہ پر اس کا ذکر ہے۔ احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے بندے کو نوازتا ہے۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مختلف زاویوں سے ہمیں کھول کر بتایا ہے کہ اس صفت کے تحت اللہ تعالیٰ کتنے احسانات اور انعامات سے نواز رہا ہے۔

پرانے مفسرین میں علاّمہ رازی کی بھی اچھی تفسیر ہے۔ انہوں نے اس بات کی جو تفسیر کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ثابت کرنے کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہے اس وجہ سے کہ وہی ہے جو ہر چیز کو جب تک وہ برقرار اور باقی ہے، بقا عطا کر رہا ہے۔ یعنی وہی قائم رکھتا ہے، وہی سہارا دیتا ہے، صحیح راستے پر ڈالتا ہے، کسی بھی چیز کی بقا کے لئے جو کچھ ضروری ہے وہ مہیا فرما رہا ہے۔

پھر وہ لکھتے ہیں کہ مُربّی یعنی پرورش اور تربیت کرنے والے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اس غرض سے پرورش اور تربیت کرتے ہیں تا وہ مُربّی خود اس سے فائدہ اٹھائے۔ یعنی تربیت کرنے والا خود اُس سے فائدہ اٹھائے جس کی وہ تربیت کر رہا ہے۔ دوسرے وہ جو اس غرض سے پرورش کرتے ہیں تا وہ شخص جس کی پرورش کی جا رہی ہے وہ فائدہ حاصل کر سکے، (ذاتی فائدہ نہ ہو بلکہ دوسرے کے فائدہ کے لئے) تو کہتے ہیں کہ مخلوقات میں سے سب کی تربیت و پرورش پہلی قسم کی ذیل میں آتی ہے کہ انسان اگر کسی کی پرورش کر رہا ہے تو اس لئے کر رہا ہے تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ کیونکہ وہ دوسرے کی پرورش اور

تربیت اس مقصد سے کرتے ہیں تا اس سے خود بھی فائدہ اٹھائیں خواہ یہ فائدہ از قسم جزا ہو یا تعریف و مدح میں ہو۔ یعنی چاہے اس سے ایسا فائدہ پہنچ رہا ہو جو ظاہری و مادی فائدہ ہو یا اس لئے کسی کو رکھا ہو۔ بعضوں نے اپنے ساتھ لوگ رکھے ہوتے ہیں، تعریف کرنے کے لئے حوالی موالی اکٹھے کئے ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم کا مربی صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! مَیں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا تا کہ تم مجھ سے فائدہ حاصل کرو نہ کہ اس غرض سے کہ مَیں تم سے فائدہ اٹھاؤں۔ پس اللہ تعالیٰ دیگر تمام پرورش کرنے والوں اور احسان کرنے والوں کے برخلاف پرورش و تربیت کرتا اور احسان فرماتا ہے۔

پھر وہ آگے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے غیر کی ربوبیت کئی جہتوں سے مختلف ہوتی ہے۔ ایک فرق تو یہ بیان کر دیا جو مَیں نے پہلے پڑھا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ کوئی بھی غیر اللہ جب کسی کی تربیت کرتا ہے تو جتنی اس کی تربیت کرنا چاہے اس کے خزانے میں اتنی کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نقصان اور کمی کے عیب سے بہت بلند و بالا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّن شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر:22)

پھر تیسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو دیگر محسن ہیں جب کوئی محتاج ان کے سامنے اپنی ضرورت کے لئے اصرار کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں اور اس غریب، ضد کرنے والے کو اپنی عطا سے محروم کر دیتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا سلوک اس سے برعکس ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو دعا میں الحاح اور تکرار کرتے ہیں۔

چوتھا فرق یہ ہے کہ ماسوی اللہ محسنین ایسے ہوتے ہیں کہ جب تک ان سے مانگا نہ جائے وہ نہیں دیتے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو کسی سوال کرنے والے کے سوال سے قبل ہی عطا کر دیتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں جب آپ ماں کے پیٹ میں جنین تھے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی پرورش کی اور اس وقت بھی کی کہ جب آپ عقل سے عاری تھے اور سوال کر ہی نہیں سکتے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی آپ کی حفاظت کی اور احسان فرمایا جبکہ آپ عقل و ہدایت سے محروم تھے۔

پانچویں بات یہ کہ ماسوی اللہ محسن کا احسان اس محسن کے فقر، غیر حاضری یا موت کی وجہ سے منقطع ہو جاتا ہے۔ یعنی جو احسان کرنے والا ہے اگر اس کے حالات خراب ہو جائیں یا موجود نہ ہو یا مر جائے تو احسان ختم ہو گیا جبکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا سلسلہ تو کسی صورت میں منقطع نہیں ہوتا۔

پھر یہ کہ اللہ کے سوا محسن کا احسان دیگر قوموں کو چھوڑتے ہوئے صرف کسی ایک قوم تک محدود ہوتا ہے، اس کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ علی العموم تمام عالم کو اپنے احسان سے نوازے جبکہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور تربیت کا فیض ہر ایک وجود تک پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ فرمایا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف: 157) کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

یہ تمام امور ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی رَبُّ الْعَالَمِیْن اور تمام مخلوقات کو اپنے احسان کا فیض پہنچانے والا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن فرمایا ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جسمانی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے وہاں روحانی فائدہ بھی پہنچاتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ جسمانی فوائد ہی دے رہا ہے بلکہ مختلف قوموں میں، مختلف جگہوں پر، مختلف حالات میں اللہ تعالیٰ مصلح اور نبی بھیجتا رہتا ہے تا کہ انسانوں کی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔

پھر وہ لکھتے ہیں کہ صفت ربّ، ربوبیت اور تربیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ آخری سورتوں میں صفت ربّ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والے زمانے میں بھی انسان کی تربیت کا وسیلہ بنایا ہے۔ جیسا کہ وہ ماقبل بھی انسان کی تربیت کرتا چلا آ رہا ہے۔ یا گویا بندوں کی زبان سے کہا گیا ہے کہ اے میرے اللہ تربیت و احسان تیرا کام ہے، پس تو مجھے فراموش نہ کرنا اور میری امید کو نامراد نہ کرنا۔

سورہ اَلْفَلَق اور اَلنَّاس کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ اس میں صفت ربّ کا ذکر یہ بتانے کے لئے کیا گیا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ وہ ذات ہے جس کی ربوبیت اور احسان، اے بندے! تجھ سے کبھی بھی منقطع نہ ہوگی۔ پس یہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آئندہ بھی نبوت کا راستہ کھلا ہے مصلح کا راستہ کھلا ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تربیت کے لئے مبعوث فرماتا ہے، جس کو دوسرے مسلمان نہیں مانتے۔ تو ربّ کی صفت پہ اگر یقین ہو اور ایمان ہو تو پھر اس بات پر بھی یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نبی بھیج سکتا ہے جبکہ ہمارے دوسرے دوست کہتے ہیں کہ نہیں بھیجتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تمام دنیا کا خدا ہے۔ اور جس طرح اس نے تمام قسم کی مخلوق کے واسطے ظاہری جسمانی ضروریات اور تربیت کے مواد اور سامان بلا کسی امتیاز کے مشترک طور پر پیدا کئے ہیں اور ہمارے اصول کے رُو سے وہ ربّ العالمین ہے اور اس نے اناج، ہوا، پانی، روشنی وغیرہ سامان تمام مخلوق کے واسطے بنائے ہیں اسی طرح وہ ہر ایک زمانے میں ہر ایک قوم کی اصلاح کے واسطے وقتاً فوقتاً مصلح بھیجتا رہا ہے۔ جیسے علامہ رازی نے بھی لکھا تھا کہ سوال کرنے والے کے سوال سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ جب دیکھ لیتا ہے کہ دنیا بگڑ رہی ہے، حالات خراب ہو رہے ہیں تو اس وقت مصلح بھیج دیتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جن قوموں یا مذہبوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انہی کو خاص کیا ہوا ہے جیسا کہ (اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں آریوں کا اور یہودیوں یا عیسائیوں کا ذکر کیا ہے) ان کا خیال یہ ہے کہ صرف انہیں میں ہی مصلح آ سکتے ہیں، انہیں میں نیک لوگ پیدا ہو سکتے ہیں، انہیں میں نبی آ سکتے ہیں، اسرائیلیوں سے باہر کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ اس بات سے اللہ تعالیٰ کو تمام جہانوں کا ربّ نہیں سمجھتے لیکن اسلام کے خدا کا تصور ربّ العالمین کا ہے، اس لئے قرآن کریم کی ابتداء ہی اس لفظ سے ہے۔

آپ فرماتے ہیں: ''پس ان عقائد کے ردّ کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے اُن کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا''۔ فرمایا کہ ''سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے''۔ ہر جگہ کا، ہر ملک کا ربّ ہے۔ ''اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتے ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔''

(پیغام صلح ۔روحانی خزائن جلد 23صفحہ 442,441)

پس اس زمانے میں، ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے نتیجہ میں ہمیں یہ فیض ملا۔ اس سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگ میں اپنی اس صفت کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں بھی ذکر کیا تھا کہ بیسیوں جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت ربّ کا ذکر فرمایا ہے اور مومنوں کو مختلف طریقوں سے یہ احساس دلایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ تمہاری بقا اور تمہاری سلامتی چاہے وہ جسمانی ہو یا روحانی ہو، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ سب میری ذات سے وابستہ ہے، مَیں جو تمہارا ربّ ہوں اس لئے ہمیشہ میری طرف جھکو اور مجھ سے مانگتے رہو۔

فرمایا کہ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ (المومن :61) اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو مَیں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ یاد رکھو تمہاری ضروریات کو پورا کرنے والا مَیں ہوں۔ اب تک جو کچھ تمہیں ملا اور تم نے زندگی گزاری وہ میرے احسانوں کی وجہ سے تھا، میرے انعاموں کی وجہ سے

تھا۔اس لئے ہمیشہ یادرکھو کہ کسی اور کے حضور نہیں جھکنا بلکہ ذہن میں ہمیشہ یہ رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات ہیں جو ہمارا ربّ ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمیشہ مجھے پکارو مَیں دعائیں سننے والا ہوں، اپنی ضروریات میرے حضور پیش کرو مَیں ان کو پوری کروں گا۔ پس اگر میری عبادت نہیں کروگے تو صفت ربوبیت کی وجہ سے جو دنیاوی ضرورتیں اللہ تعالیٰ پوری کررہا ہے وہ کرتا رہے گا لیکن پھر قیامت والے دن ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اس لئے فرمایا ہمیشہ عبادت کی طرف توجہ دو۔

پھر فرماتا ہے اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ (المومن:62) کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تا کہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو دکھانے والا بنایا یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر انسان شکر نہیں کرتے۔

پچھلی آیت سے آگے یہ آیت ہے۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں شکرگزاری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنی صفت ربوبیت کے تحت ہماری تسکین کے لئے کتنے سامان ہمارے لئے مہیا فرمائے ہیں۔ پس یہ سب کچھ تقاضا کرتا ہے کہ اس کا شکرگزار بندہ بنا جائے۔ فرمایا دن اور رات بنا کر تمہارے کام اور آرام کے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں، وقت کی تعیین کر دی۔ اگر کام اور آرام کے لئے تمہاری فطرت میں بعض باتیں رکھی تھیں تو وہ حالات بھی پیدا فرما دیئے ہیں جن سے تم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکو، ان پر غور کرو اور شکرگزار بندوں میں سے بنو۔

پھر فرمایا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (المومن:63) یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ، ہر چیز کا خالق، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم کہاں بہکائے جاتے ہو۔

پھر دوبارہ وہی فرمایا کہ اتنے احسانات ہیں جن کو تم گن نہیں سکتے۔ پس یادرکھو کہ شکرگزار بندے بنتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے اسی کی عبادت کرنی ہے۔ اس سے مانگنے کے لئے کسی اور ربّ کی تلاش نہ کرو۔ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنے ربّ کے حکموں کی نافرمانی نہ کرو۔ ہمیشہ یادرکھو کہ وہی ایک معبود ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ورنہ تم اگر کسی اور کو معبود سمجھ رہے ہو تو پھر بھٹکتے پھرو گے۔

پھر فرمایا كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ (المومن:64) اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (المومن: 65) یعنی اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور آسمان کو تمہاری بقا کا موجب بنایا اور اس نے تمہیں صورت بخشی اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق عطا کیا یہ ہے اللہ تمہارا ربّ۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

پس کسی کے بہکاوے میں آنے کی بجائے اس خدا سے تعلق جوڑو جس نے تمہاری پیدائش سے پہلے ہی تمہاری بقا کے سامان پیدا فرمائے۔ زمین و آسمان کی بے شمار مخلوق تمہاری خدمت کے لئے لگائی۔ تمہیں خوبصورت شکل عطا کی، تمہیں رزق بخشا۔ یہ سب چیزیں، یہ سب باتیں تمہیں اس طرف توجہ دلاتی رہیں کہ تمہارا ایک ربّ ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے، اس کے آگے جھکے رہوگے تو انعامات میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔ شکرگزار بندے بنوگے تو اور اضافہ ہوگا، اَور ملے گا، تمہاری جسمانی اور روحانی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں گی۔

پھر فرمایا هُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (المومن :66) وہی زندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تو یہ ساری آیتیں لگاتار اسی طرف توجہ دلا رہی ہیں، ایک ہی سورۃ کی آیتیں ہیں اور ترتیب وار ہیں۔ پھر دوبارہ اسی پر زور دے رہا ہے، فرماتا ہے کہ ان جسمانی اور روحانی نعمتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالص ہو کر اللہ کی عبادت کرو کیونکہ وہی زندہ خدا ہے، باقی ہر چیز کو فنا ہے۔ پس دنیا کی فانی چیزوں کے پیچھے نہ دوڑو بلکہ اس زندہ خدا سے تعلق جوڑو جو کل کائنات کا ربّ ہے کیونکہ اسی میں تمہاری روحانی اور جسمانی بقا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ بار بار ہمیں جن مختلف انعاموں اور احسانوں کا ذکر فرما کر اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اسے ہی ربّ العالمین سمجھیں تو یہ سب ہماری بہتری کے لئے ہے اسے پتہ ہے کہ انسان جلد شیطان کے بہکاوے میں آ جاتا ہے اس لئے بچتا رہے۔ پس یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ ہمارا ربّ جو بہت پیار کرنے والا ربّ ہے، ہمیں ہمارے بہتر انجام کے راستے دکھا رہا ہے کہ یہ راستے ہیں جن پر چل کر ہم اپنا انجام بہتر کر سکتے ہیں ورنہ شیطان تو راستے پہ کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جو ہمارا ربّ ہے اس کو تو ہماری کسی بات کی ضرورت نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے نیک کاموں پر خوش تو ضرور ہوتا ہے لیکن اس لئے نہیں کہ اس کو ضرورت ہے کہ بندے اس کی تعریف کریں یا اس کی عبادت کریں۔ اس کی خوشی اس لئے ہے کہ اس کے بندے نیک رستے پر چلنے والے ہیں، جہنم کے عذاب سے بچنے والے ہیں۔ اپنے نیک بندوں اور جو سیدھے راستے پر لوٹ آنے والے ہوں، کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو اس ماں سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جس کو اپنے گم شدہ بچے کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔

نیک کام کرنے پر ہمارا رب کس طرح نوازتا ہے، اس کا ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرنے اور پاکیزہ چیز ہی اللہ کی طرف جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر اسے بڑھاتا جاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے (گھوڑے کے بچے) کی پرورش کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول الله تعالی تعرج الملئكة والروح اليه وقوله اليه يصعد الكلم الطيب.)

گھوڑے کا بچہ تو ایک عمر تک آ کے رک جاتا ہے۔ فرمایا یہ جو تم صدقے کرتے ہو وہ یہاں تک بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ جیسا بڑا ہو جاتا ہے۔

تو یہ ہیں ہمارے ربّ کے احسان کرنے کے معیار۔ کیا ایسے ربّ کو چھوڑ کر بندہ کسی اور طرف جانا پسند کرے گا یا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن لاشعوری طور پر ہم سے کئی ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوتی ہیں، اس کی تعلیم کے خلاف ہوتی ہیں، اس کے احکامات کے خلاف ہوتی ہیں۔ تو اس لئے ہمیشہ اس کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے اور مغفرت طلب کرنے کے راستے بھی ہمارے اسی ربّ نے ہمیں دکھائے ہیں اور سکھائے ہیں تا کہ یہ انعاموں اور احسانوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ میرے سے استغفار کرتے رہو، میرے سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو تا کہ مَیں تم پر انعامات اور احسانات کی بارش کرتا رہوں۔

پس اس زمانے میں ہر احمدی کو چاہئے کہ ہمیشہ رَبُّنَا اللّٰهُ کو اپنے ذہن میں دوہراتا رہے، جبکہ ہر ایک نے بہت سے ربّ بنائے ہوئے ہیں جو ظاہری نہیں چھپے ہوئے ہیں، شرک انتہا کو پہنچا ہوا ہے، زمانے کے امام کا انکار کر کے خود مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کو محدود کر دیا ہے اور کر رہے ہیں کہ زمانے کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نبی نہیں بھیج سکتا جبکہ اس کی ضرورت ہے۔ ایک طرف ضرورت کا اظہار کر رہے ہیں، دوسری طرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے بھی انکاری ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے مَیں اس صفت کے تحت بغیر مانگے بھی دیتا ہوں اور حالات کو بہتر کر رہا ہوتا ہوں، تو یہاں مانگا بھی جا رہا ہے تب بھی نہیں دے رہا اس لئے کہ خود انہوں نے اس صفت کو محدود کر دیا ہے۔ جو آیا ہوا ہے اس کو ماننے کو تیار نہیں، یہ تصور ہی نہیں کہ کوئی نبی یا مصلح آ سکتا ہے اور یہ لوگ پھر اس کا نتیجہ بھی بھگت رہے ہیں، بے امنی اور بے سکونی کی کیفیت خاص طور پر مسلمان ملکوں میں ہر جگہ طاری ہے، تو ان حالات میں ایک احمدی ہی ہے جسے اپنے اللہ کی ربوبیت کا صحیح فہم وادراک ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر ہم نے بھی اپنے فرض ادا نہ کئے، اپنی عبادتوں کو زندہ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے نہ بنے اور اس انعام اور احسان کی قدر نہ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اور اس تعلیم کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالا جو آپ نے ہمیں دی ہے اور جو آپ ہم پر لاگو کرنا چاہتے تھے، ہم میں دیکھنا چاہتے تھے، جس کی آپ ہم سے توقع رکھتے ہیں، تو ہمارے دعوے پھر صرف دعوے ہی ہوں گے کہ ہم نے اپنے ربّ کو پہچان لیا ہے اور ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف دعووں پہ تو جو زائد انعامات ہیں وہ نہیں دیا کرتا، اللہ تعالیٰ نے کہا ہے خالص ہو کر میرے آگے جھکو۔

اللہ کرے کہ ہم حقیقی معنوں میں اپنے ربّ کی پہچان کرنے والے ہوں تا کہ دوسروں کو بھی اس حسن سے آگاہ کر سکیں اور دنیا میں ایک ربّ کی عبادت کرنے والے زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں تا کہ امن اور سکون قائم ہو۔

دیوبندیوں کے پیرومرشد ”حکیم الامت مجدد“ اشرف علی صاحب تھانوی کی زندگی کے آخری ایام اور آپ کے چند ارشادات

(محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور)

آغاز ضعف

فرمایا ”اب میرا دماغ متحمل نہیں رہا“
(حکیم الامت ص ۳۶۰)

اب سن ۷۸ سال کا تھا اور ضعف نمایاں ہو چکا تھا وسط ۱۹۳۸ء سے علالت مزاج مسلسل رہنے لگی۔ اس کی خبریں مختلف ذرائع سے آتی رہیں سن سن کر ہول بڑھتا رہا۔ (حکیم الامت ص ۵۳۰) ”مدت سے دماغی کام سے قاصر ہو گیا ہوں اور اکثر ایسی خدمات سے (علمی فقہی سوالات کے : ابات دینا) عذر کر کے دوسرے اہل علم کا پتہ دیتا ہوں“ چونکہ طبع میں اضمحلال محسوس ہوتا ہے...... اس وقت تک دماغ میں درد اور طبیعت میں کسل غیر معمولی موجود ہے“ (حکیم الامت ص ۵۲۶)

مرض الموت

خواجہ عزیز الحسن صاحب خاتمۃ السوانح لکھتے ہیں:

”اصل مرضِ وفات ضعفِ معدہ اور ورمِ جگر تھا جس کے آثار یہ تھے کہ کبھی قبض لاحق ہو جاتا۔ جس سے حضرت اقدس کو سخت الجھن اور اذیت ہوتی اور کبھی دستوں کے دَورے ہونے لگتے جن سے شدید ضعف ہو جاتا علاوہ بریں مختلف اعضاء پر ورم بھی رہنے لگا تھا۔ آخر زمانہ میں اشتہاء مفقود ہو گئی تھی اور اکثر اوقات غنودگی کا عالم طاری رہنے لگا تھا۔ ان میں سے اکثر شکایات کم و بیش تقریباً پانچ سال متواتر رہیں۔ اس عرصہ میں علاج برابر جاری رہا۔ جن کے سلسلہ میں ایک بار سہارنپور اور دو بار لکھنؤ بھی معتد بہ مدت تک قیام فرمایا مختلف طبیب بھی بدلے جنہوں نے نہایت دل سوزی اور والہانہ توجہ سے علاج کیا۔ کیونکہ ان میں اکثر معتقدین جاں نثار تھے لیکن اگر کبھی افاقہ ہوا تو محض عارضی ہوا۔ مرض کا استیصال کلّی کسی علاج سے نہ ہو سکا بالآخر نوبت بانیجا رسید کہ سقوط اشتہاء کے باعث غذا تقریباً بالکل متروک ہو گئی اور ضعف روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔ اس کی جانب حضرت اقدس بار بار معالجین کی توجہ منعطف فرماتے رہے اور اس عنوان سے کہ جب یہ حالت ہے اس کا انجام سوچ لیا جائے گو میں تو اس انجام کیلئے تیار ہوں لیکن گوش گزار کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

بالآخر باوجود انتہائی ضعف کے لکھنؤ کے طویل سفر کا قصد فرمایا لیکن اتنے میں دستوں کا آخری دورہ شروع ہو گیا جس کا امتداد نہایت اشتداد کے ساتھ تقریباً ایک ماہ تک رہا۔ اور جس نے رفتہ رفتہ بالکل صاحب فراش کر کے سفر کا امکان ہی منقطع کر دیا۔ اس دوران میں وہ چند مرغوبات بھی چھوٹ گئیں جو کسی درجہ میں قوت پہنچاتی رہتی تھیں۔ اس حالت کے متعلق وفات سے چند روز قبل حاضرین خاص سے فرمایا کہ اب تو کسی چیز کی بھی رغبت نہیں رہی۔ پس خواجہ صاحب کا یہ شعر حسب حال ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی“

(سیرت مولانا اشرف علی تھانوی حصہ دوم مؤلفہ منشی عبدالرحمٰن خان ص ۳۷۲ تا ۳۷۴)

قوت قدسیہ

”ضعف کی خاص حالت تھی...... ضعف اس قدر ہے کہ زبان اٹھتی ہی نہیں“ مولوی جمیل احمد صاحب نے کچھ استفسار کسی غذا کے متعلق کیا تو جھنجھلا کر آنکھیں بند کئے ہوئے فرمایا کیا واہیات ہے۔
(ایضاً صفحہ ۳۷۴)

۷ جولائی ۱۹۴۳ء سے حضرت پر غنودگی طاری رہنے لگی اور استماع ملفوظات سے حاضرین محروم رہنے لگے وفات سے دو چار روز قبل خواجہ عزیز الحسن صاحب سے مصروف قیل و قال رہے بہت ہی عجیب و غریب مضامین بیان فرماتے رہے اور بالآخر فرمایا۔ خواجہ صاحب یہ باتیں ہیں لکھنے کی خواجہ صاحب پھر یہ باتیں سننے میں نہ آئیں گی کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ کہیں اس کا اہتمام نہیں“ پھر مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی کا یہ مصرع پڑھا۔

رانڈ ہو جائیں گے قانون و شفا میرے بعد

(ص ۳۸۶)

”میں نے تو ہمیشہ اپنے کو مویشیوں سے بھی بدتر اور کمتر سمجھا۔ لیکن حضرت حاجی صاحب کی جوتیوں کی برکت سے مجھے اول یوم ہی وہ بات نصیب ہو گئی“
(صفحہ ۳۸۶)

”...... پھر لفافوں میں سے امانتوں کی تہیں نکلوائیں ایک میں چودہ آنے نکلے۔ فرمایا پندرہ آنے ہوں گے مکرر دیکھنے پر اکنی اور اسی لفافہ سے برآمد ہوئی۔ دوسرے لفافہ سے رقم نکالی گئی پانچ روپے کے چھ نوٹ نکلے اور کچھ ریزگاری تھیں ان نوٹوں کو خود ہاتھ میں لے کر گننے کی کوشش کی۔ اور کچھ کہا بھی مگر زبان لڑکھڑا چکی تھی۔ کچھ سمجھ میں نہ آیا اتنے میں غشی طاری ہو گئی اور نوٹ سینے پر بکھر گئے۔“ (ص ۳۸۸)

یوم وفات

۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ یوم سہ شنبہ کو صبح سے حضرت اقدس فرمانے لگے کہ آج تو ہاتھ پیروں کی جان سی نکل گئی ہے۔ ظہر کے بعد سوء تنفس پیدا ہو گیا فرمایا کہ اتنی شدید تکلیف مجھے عمر بھر نہیں ہوئی۔

آخری غشی سوا گھنٹہ طاری رہی اس کے بعد آخیر تک ہوش نہ آیا البتہ سانس تیزی سے آواز کے ساتھ چلتا رہا۔ (ص: ۳۸۹ تا ۳۹۰)

مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی... نماز جنازہ پڑھائی وفات سے چھ ماہ قبل ایک خادمہ رئیسہ کو عالم رؤیا میں معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولانا اشرف علی کو غروب ہوتا ہوا آفتاب سمجھو (اصدق الرؤیاء)

حضرت کے ایک مجاز بیعت نے جن کو خوابوں سے خاص مناسبت ہے بعد نصف شب کے حضرت کو خواب میں دیکھا۔ حضرت نے فرمایا کہ:

”مجھے مردہ نہ سمجھو میں زندہ ہوں جس طرح میری حیات میں مجھ سے فیض لیتے رہتے تھے فیض لیتے رہنا۔ فیض ہوتا رہے گا اور مجھے مقام شہدا نصیب ہوا ہے کہہ دیا جاوے“

وفات کے آٹھویں روز صبح صادق کے قریب انہیں پھر ایسا خواب آیا جس میں تاکید کی گئی کہ یہ خبر چھوٹی پیرانی صاحبہ کو پہنچا دو...... چھوٹی بیگم صاحبہ کی خدمت میں دونوں خواب پہنچا دیئے ان رویاء ئے صادقہ کی تائید دو حدیثوں سے بھی ہوتی ہے کہ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے اور حضرت کی وفات مرض اسہال سے ہوئی تھی۔ دوسرے فتنوں کے زمانہ میں سنت کو زندہ کرنے والے کیلئے بھی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی بشارت دی ہے۔

(سیرت مولانا اشرف علی تھانوی حصہ دوم مؤلفہ منشی عبدالرحمٰن خان ص: ۳۹۴ تا ۳۹۵)

ارشادات

”ہندوستان کے مسلمان اس وقت دو عوارض کا شکار ہو رہے ہیں پہلا عارضہ یہ ہے کہ اہم شخصیتوں کا وجود نہیں۔ سر میلکم ہیلی اور لارڈ اردن کی تشخیص بالکل صحیح تھی جب انہوں نے علی گڑھ یونیورسٹی میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ”ملت اسلامیہ نے کوئی رہنما پیدا نہیں کیا۔“ رہنماؤں سے میرا مطلب وہ افراد ہیں جن کی اعانت ایزدی یا اپنے وسیع تجربات کی بدولت ایک طرف یہ ادراک حاصل ہو کہ اسلامی تعلیمات کی روح اور تقدیر کیا ہے دوسری طرف ان میں یہ صلاحیت موجود ہو کہ وہ جدید حوادث کی رفتار کا اندازہ صحت کے ساتھ کر سکیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر کسی قوم کی قوت عمل کا انحصار ہوتا ہے۔

دوسرا مرض جو مسلمانوں کے اندر گھر کر چکا ہے یہ ہے کہ ان میں اطاعت کا مادہ نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ آج متعدد افراد اور متعدد جماعتیں الگ الگ راہوں پر گامزن ہیں اور اس سے قوم کے عام افکار اور اس کی عام سرگرمیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔“

”مسلمانان ہند اس وقت اپنی زندگی کے نازک دور میں سے گزر رہے ہیں اس کیلئے کامل تنظیم اور اتحاد عزائم و مقاصد کی ضرورت ہے“ (صفحہ ۱۷۷)

خالی نماز روزہ سے کبھی کامیابی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال، جہاد ہے کیا مکہ میں نماز روزہ نہ تھا بھلا صحابہؓ سے بڑھ کر نماز روزہ کس کا ہو سکتا ہے مگر اس کے باوجود دیکھ لیجئے کہ مکہ کے اندر مسلمان اتنے دنوں تک رہے لیکن غلبہ نہ ہوا جب ہجرت ہوئی قتال ہوا اس وقت غلبہ حاصل ہوا۔

جب تک طاعت کے ساتھ قتال نہ ہوگا اس وقت تک مسلمانوں کو فلاح میسر نہیں ہو سکتی اور جہاد کیلئے مرکز ضروری ہے لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی مرکز قائم ہو۔ دوسری چیز یہ ہے کہ کوئی امیر المومنین ہو اور جس کو امیر المومنین بنایا جائے اس کے اندر تین صفات ہوں ایک تدین یعنی وہ دین دار ہو۔ دوسرے وہ سیاست سے واقف ہو اور تیسرے اس کے اندر ہمت ہو اب مشکل یہ ہے کہ بعض کے اندر تدین تو ہے مگر سیاست سے واقفیت نہیں اور بعض کے اندر ہمت نہیں۔ (آثارِ رحمت ص: ۱۰۴)

(تقسیم کے وقت) بھائی جو سلطنت ملے گی۔ وہ ان ہی لوگوں کو ملے گی جن کو آج سب فاسق فاجر کہتے ہیں۔ مولویوں کو تو ملنے سے ہی رہی لہٰذا ہم کو یہ کوشش کرنا چاہئے کہ یہی لوگ دیندار بن جاویں اور بھائی آج کل کے حالات ایسے ہیں کہ اگر سلطنت مولویوں کو مل بھی جائے تو شاید مولوی چلا بھی نہ سکیں یورپ والوں سے معاملات ساری دنیا سے جوڑ توڑ ہمارے بس کا کام نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ سلطنت کرنا دنیاداروں کا کام ہے مولویوں کو یہ کرسیاں اور تخت زیب بھی نہیں دیتا۔
(صفحہ ۱۸ تا ۱۸۹۔ سیرت مولانا اشرف علی تھانوی)

تردید و تنقید

حضرت کی تحریروں میں دوسرے فرقوں کا براہ راست رد نہ ملے گا جیسا کہ آپ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ ”میں نے قصداً کسی کا رد نہیں لکھا۔ نہ اہل تشیع نہ قادیانی۔ نہ غیر مقلدین۔ نہ اہل بدعت کا۔ البتہ جس کسی نے کسی کے متعلق سوال کیا اس کا جواب لکھ دیا۔ اور مجھ کو یاد نہیں رہتا کہ کس کے متعلق کیا لکھا ہے (ملفوظ مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۵۲ھ) (سیرت مولانا اشرف علی تھانوی حصہ دوم مؤلفہ عبدالرحمٰن خان ۳۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات سے چند ماہ قبل سے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات ہوتے رہے کہ اب تیری وفات کے دن قریب آ رہے ہیں۔ اور یہ کہ تیرے کوچ کے دن نزدیک ہیں۔ زندگی کا پانی چند گھونٹ رہ گیا ہے ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری آخری آرامگاہ ہے جو چاندی کی ہے وغیرہ وغیرہ جن دنوں حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی لاہور میں ہیضہ کا نام نہیں تھا۔ البتہ حدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوپر اور نیچے سے دو زرد چادروں میں لپٹے ہوئے تشریف لائے تھے زرد رنگ بیماری کا نشان ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام احیائے اسلام کے لئے تشریف لائے تھے آپ کے دن اور رات علمی کاموں میں صرف ہوتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو دوران سر کی شکایت اور سلسل بول کی شکایت تھی اور زیادہ کام کرنے سے (دست) کی شکایت بھی ہو جایا کرتی تھی۔

دیوبندی عقیدۃً جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر من گھڑت جھوٹے مکروہ گھناؤنے الزامات

لگانے سے گریز نہ کرتے ہوئے ہیضہ ہونے کا نعوذ باللہ من ذالک الزام گھڑ لیا جو خود ان کے نام نہاد حکیم الامت مجدد الملت نبی و رسول اشرف علی صاحب تھانوی کو وفات سے پانچ سال قبل ہیضہ کی بیماری لاحق ہو کر آخری دم تک رہی۔ اور اس کو دیو بندی صاحبان ایک حدیث کا سہارا لیکر کہتے ہیں کہ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید کا درجہ رکھتا ہے۔

خالی نماز روزہ سے نہیں، قتال جہاد سے کامیابی ہوسکتی ہے (اشرف علی صاحب تھانوی)

اسلامی تعلیم کی رو سے جہاد کی دو قسمیں ہیں:

اول: جہاد کبیر یا جہاد اکبر۔ دوم: جہاد صغیر یا جہاد اصغر

قرآن مجید کی رو سے جہاد کبیر سے مراد قرآن مجید کے احکام کی تبلیغ اور اُن پر عمل کرنا اور کرانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن مجید کے ساتھ جہاد کر یعنی قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت کر (الفرقان آیت ۵۵)

حدیث میں جہاد کے معنی:: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ سے واپس مدینہ تشریف لاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم چھوٹے جہاد (یعنی جنگ) سے فارغ ہو کر بڑے جہاد یعنی اقامت دین و تبلیغ و اشاعت اسلام و اصلاح عمل میں مشغول ہونے کیلئے جا رہے ہیں۔ (ردالمختار علی الدر المختار جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ اپنی کتاب کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یعنی مجاہد وہ شخص ہے جس نے راہ خدا میں اپنے نفس سے جہاد کیا یعنی خدا تعالیٰ کے راضی کرنے کے لئے نفسانی خواہشوں کو روکا اور یہ بھی حضرت صلعم نے فرمایا ہے یعنی ہم نے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف رجوع کیا یعنی غزوہ میں فی سبیل اللہ قتل ہونا یہ چھوٹا سمجھا گیا اور اپنے نفسانی خواہشوں کو توڑنا بڑا جہاد قرار پایا پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد اکبر کیا ہے فرمایا کہ یہ نفس پر قہر کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس پر قہر کرنے کو جہاد پر فضیلت فرمائی اس لئے کہ اس میں زیادہ رنج ہوتا ہے کیونکہ وہ جہاد خواہش کو کچلنا ہوتا ہے اور مجاہدہ اس کا قہر کرنا پس تجھے خدا عزت فرمائے مجاہدہ نفس اور اس کے سیاست کا طریق واضح اور ظاہر ہے جو کہ سب دینوں اور مذہبوں میں عمدہ ہے...... سب انبیاء کا آنا اور شریعت کا ثبوت اور کتابوں کا نازل ہونا اور تکلیف کے سب احکام مجاہدہ ہے"۔

(کتاب کشف المحجوب اردو شائع کردہ شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین ۱۳۲۲ھ صفحہ ۲۲۱۔ ۲۲۳)

دیو بندیوں کے حکیم الامت مجدد الملت اشرف علی صاحب تھانوی کے نزدیک مسلمانوں کی فلاح کیلئے طاعت کے ساتھ قتال کا ہونا ضروری تھا اور جہاد کیلئے مرکز کو ضروری سمجھتے تھے اور ان کے نزدیک امیر المومنین کا ہونا بھی ضروری تھا۔

معلوم ہوتا ہے آپ کے زمانہ میں آپ کی خواہشات کے پورا کرنے کے سامان میسر نہ آئے آپ کا فارمولا سرد خانہ میں پڑ گیا تھانوی صاحب کی وفات کے بعد پاکستان بنا مگر آپ کے خوابوں اور خواہشات کے مطابق نہ بنا چنانچہ وہاں آپ کے خلفا اور شاگرد مدارس قائم کر کے جہادی فارمولا کو سرد خانہ سے نکال کر جہاد کی تعلیم دیتے رہے اور موقعہ اور محل کے مطابق تربیت کے طور پر معصوم عوام پر چھاپہ مار کر اس فارمولا کو آزماتے رہے۔ خوش قسمتی سے اشرف علی صاحب تھانوی کے شاگردوں کو جنرل ضیاء الحق جیسے امیر المومنین کے میسر آجانے سے کچھ حوصلہ ملا۔ یہ نام نہاد مجاہدین پاکستانی سرحدوں کو پار کر کے اپنے جہادی فارمولا کو آزمانے لگے۔ کابل میں طالبان کے نام سے حکومت اسلامیہ بنی ملا محمد عمر کے امیر المومنین بن جانے سے ایک حد تک کامیابی ملی۔ حکیم الامت کے شاگردوں نے اسامہ بن لادن کے ساتھ ہو کر اپنے پیر و مرشد کے خواب کو شرمندہ کرنے لگے۔ بدقسمتی سے امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ ہوا اور نام طالبان کے امیر المومنین ملا عمر اور اسامہ بن لادن کا آنے لگا جواب میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر کے اُسے تہس نہس کر ڈالا اور لاکھوں مسلمان اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اس سے کہیں زیادہ بے گھر و برباد ہوئے پھر امریکہ نے افغانستان پر قبضہ کر کے قتال جہاد کے مجاہدین کو غلام بنا کر سزاؤں میں مبتلا کر دیا۔ مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی بہانے امریکہ نے عراق پر بھی قبضہ کر لیا۔ اب ایک نہ ختم ہونے والی دردناک داستان مسلمانوں کے خون سے لکھی جا رہی ہے مسلمانوں کو دہشت گرد کا نام دیا گیا ہے اسلام کو دہشت گرد مذہب کہا جا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر حملے ہو رہے ہیں۔ یہ سب قتال جہاد کا نتیجہ ہے۔

آج سے چودہ سو سال قبل سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جب آخری زمانہ میں مسیح موعود و مہدی معہود کا ظہور ہوگا تو وہ مذہبی جنگوں کو التواء میں ڈال دیں گے۔ صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم میں مسیح موعود کی شان میں صاف حدیث موجود ہے کہ **یضع الحرب** یعنی مسیح موعود لڑائی نہیں کرے گا۔ چنانچہ 1900ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف کی حرمت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح کردے گا جنگوں کا التواء
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(کتاب دُرِّثمین)

آپؑ نے فرمایا:

"کیا خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم خواہ نخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اسے جانتے ہیں غافل پا کر چھری سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا بندوق سے اس کا کام تمام کر دیں۔ کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ بے جرم بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے...... یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 13)

اس پر مخالف متشدد علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان فتاویٰ کو اپنے منشاء کے خلاف پا کر شدت غیض میں کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا اور یہ جھوٹا الزام لگایا کہ آپؑ انگریز کے ایجنٹ ہیں۔ ان تشدد پسند علماء کے من گھڑت عقائد یہ تھے کہ اسلام کی اشاعت و غلبہ کیلئے امام مہدی و مسیح موعود تلوار کا جہاد کرے گا اور کافروں کو قتل کر دے گا۔ کہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام کی پیش کردہ حسین و پر امن تعلیم اور کہاں ملا کی من گھڑت تعلیم اور فتوے۔ ملاؤں نے ایسے فتوے دیکر اللہ کے فرستادہ کے باغی بن گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آنے والے حکم اور عدل کا انکار کر کے بے ادبی کی۔ اور آج جب ہر طرف سے ان پر لعنت اور ملامت پڑنے لگی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتووں میں پناہ لینے لگے مگر بڑی دیر کے بعد جب تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ ہر طرف ہاہا کار مچی ہوئی ہے مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے جہاں جنگیں ہو رہی ہیں وہاں ملا نشانے پر لگا ہوا ہے۔

خدا کے فرستادہ کی باتیں خدا کی باتیں ہوتی ہیں وہ کبھی بیکار کی نہیں ہوتیں وہ اپنے وقت مقررہ پر پوری ہو جاتی ہیں اور ملا کی باتیں صرف ان کے منہ کی باتیں ہوتی ہیں جو ازل سے مخالف سمت میں دوڑ تا رہا ہے اس لئے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس پاکستان ہو یا افغانستان، عراق ہو یا ایران، اِن ملکوں کو اس دن تک امن نصیب نہیں ہو سکتا جب تک اللہ کے فرستادہ امام مہدی علیہ السلام کے پیش کردہ حقیقی اسلام کو قبول نہیں کر لیتے آپ کے فرمودات کو قبول نہیں کر لیتے اور سب سے بڑھ کر خلافت احمدیہ کے پرچم تلے جمع نہیں ہو جاتے ان ملکوں کو بلکہ مسلمانوں کو امن نصیب نہیں ہوگا۔ اگر یہ اپنی ضد کو نہیں چھوڑیں گے تو پھر یہ عذاب ٹلنے والا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگاتے ہوئے دیو بندی لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو کرم خاک کہا ہے۔ یہ گھٹیا الزام ان مخالفین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس عجز و انکساری میں ڈوبے ہوئے شعر سے لیا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

دراصل بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عجز و انکساری کرتے ہوئے جھک جاتا ہے تو اُسے ایک بلند مقام عطا ہوتا ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی ایک شخص کے جواب میں لکھتے ہیں:

(از ناکارہ آوارہ۔ ننگ انام۔ اشرف برائے نام
(سیرت مولانا اشرف علی تھانوی حصہ دوم مولفہ منشی عبدالرحمٰن خان صفحہ ۱۷۹)

پس آج اللہ تعالیٰ نے اِن استہزا کرنے والے مغروروں کے غرور اور تکبر کو توڑنے کیلئے امریکہ کا انتخاب کیا ہے اور ان کو خاک آلودہ کر کے ان کے مونہوں میں خاک ڈال رہا ہے اور سروں کو کچل کر تکبر کو نکال رہا ہے۔ دراصل یہ سب جماعت احمدیہ کے برگزیدہ امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا مخالف علماء کو دیئے گئے چیلنج مباہلہ کی زد میں آنے کا نتیجہ ہے۔ دیو بندیوں کے حکیم الامت مجدد الملت نے سورہ نور کی آیت استخلاف کا ترجمہ اسطرح کیا ہے۔

تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی جس دین کو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے اس کو ان کیلئے قوت دے گا۔

(سیرت مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ ۳۸۲۔ ۳۸۳)

شاید اسی لئے آج مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے پیروکار نماز روزہ اور لمبی لمبی داڑھیوں کے ساتھ حکمرانوں کی طرح حصول حکومت کیلئے سرگرداں ہیں۔

حالانکہ مذکورہ آیت میں خلافت کا وعدہ ہے جیسا کہ ترجمہ ہے: اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے وہ ان کیلئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کیلئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا (سورۃ النور)

کاش کے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنے زمانہ میں خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی بیعت کرنے والوں میں شامل ہو جاتے تو آج ان کے مریدوں کی یہ حالت نہ ہوتی جو پاکستان افغانستان، عراق وغیرہ میں اور یورپ میں ہو رہی ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس تخت کی طرف دیکھنے کی ان کو جرأت نہ ہوتی۔ اللہ ہی ہمارے مخالفوں کے دلوں کو پاک کر کے اُس میں اپنے نور کو داخل کر سکتا ہے اللہ وہ دن جلد از جلد لائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم ہو کر امن و امان کا بول بالا ہو۔ آمین۔

☆......☆......☆

مشہور سائنسدان گارڈن فریزر اور
ڈاکٹر عبد السلام

فریزر کی کتاب Antimatter, The Ultimate Mirror سے اقتباس

گارڈن فریزر سوئٹزرلینڈ میں ذرّاتی فزکس کی یورپین لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ وہ فزکس کے ایک ماہنامہ میگزین کے مدیر بھی ہیں اس سے قبل وہ دنیا کی مختلف دانش گاہوں میں سائنس کمیونیکیشنز کے لیکچرر بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب Antimatter, The Ultimate Mirror میں دنیا بھر میں اس موضوع پر ہونے والی ریسرچ کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے نامور ترین ماہرین طبیعات کے حالات کا بھی تذکرہ ہے۔ اس کتاب میں ایک باب پروفیسر عبد السلام صاحب اور ان کی Antimatter یعنی ضد مادہ پر ریسرچ کے متعلق بھی پیش کیا گیا ہے اسی طرح عبدالسلام صاحب کے حوالہ سے احمدیت کا بھی ذکر ہے جو قارئین کے لئے دلچسپی کا موجب ہونے کی وجہ سے پیش ہے۔ ساری کتاب میں دنیا بھر سے بے شمار ماہرین طبیعات کا ذکر ہے مگر عبدالسلام واحدِ مسلمان ہیں جن کا تذکرہ یہاں درج ہے

ستمبر 1956ء کی بات ہے کہ ایک تیس سالہ پاکستانی ماہرِ طبیعات عبدالسلام امریکہ میں ایک فزکس کی کانفرنس میں شمولیت کے بعد کیمبرج (انگلستان) واپس آرہے تھے۔ انہوں نے عام پرواز کی بجائے امریکن ایئر فورس کے ایک طیارے سے واپس آنے کا فیصلہ کیا جو انگلستان کے ایک چھوٹے سے ایئر پورٹ پر اترنے والا تھا۔ ان دنوں امریکن ایئر فورس یورپ میں کام کرنے والے ماہرین طبیعات کے ساتھ بڑی فراخدلی کا سلوک کیا کرتی تھی اور انہیں امریکہ اور یورپ کے درمیان فری سفر کی سہولت مہیا کیا کرتی تھی۔ گو یہ سفر فری ہوتا تھا مگر جہاز کم رفتار ہوتے تھے جس سے سفر لمبا ہو جاتا تھا اور پھر ان جہازوں میں ایئر فورس کے ملازمین کی فیملیاں بھی سفر کر رہی ہوتی تھیں جن کے ساتھ بچے بھی ہونے کی وجہ سے ان کے شور کے نتیجہ میں سفر اور بھی دوبھر لگتا تھا ان تمام مشکلات کے باوجود اس سفر کے دوران عبد السلام امریکہ میں ہونے والی کانفرنس میں نیوکلیئر فزکس کے ایک اہم مسئلہ اور نئی دریافت پر رات بھر غور کرتے رہے جیسا کہ بعد میں عبدالسلام نے بتایا کہ "میں رات بھر اس مسئلہ پر غور کرنے کی وجہ سے سو نہ سکا میں رات بھر یہ سوچتا رہا کہ قدرت نے ایسا سائنسی قانون کیوں بنایا ہے۔ بحر اوقیانوس پار کرتے ہوئے مجھے کافی حد تک اس اہم مسئلہ کا حل مل چکا تھا" یہ وہ مسئلہ تھا جس کے بارہ میں ایک دفعہ پی ایرلز Peierls (ایک مشہور جرمن ماہر طبیعات جو مادہ اور ضد مادہ کے مضمون پر اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے) نے عبدالسلام سے جب وہ نئے نئے یورپ میں ریسرچ کے لئے آئے تھے سوال کیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ Neutrinos (ایٹم کے اندر ذرّات) کا وزن صفر کے برابر کیوں ہے؟ عبدالسلام کو اس وقت خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ پی ایرلز ان کا امتحان نہیں لے رہا تھا بلکہ ان سے ایک ایسے مسئلہ کا جواب اور حل پوچھ رہا تھا جس کے بارہ میں دنیا میں کسی کو بھی پتہ نہیں تھا۔ حتیٰ کہ خود پی ایرلز بھی اس سوال کے جواب سے ناواقف تھا۔ فین مین Feynman (ایک اور نامور ماہر طبیعات) کی طرح عبد السلام کو بھی قدرت نے ایک غیر معمولی صلاحیت عطا کی ہوئی تھی کہ وہ مشکل سے مشکل ترین سائنسی مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی بے پناہ اہلیت رکھتے تھے۔ اس تکلیف دہ سفر میں عبدالسلام نے وہ مسئلہ حل کر لیا جس کے بارہ میں کئی سال پہلے پی ایرلز نے ان سے سوال کیا تھا۔ عبدالسلام نے سفر کے دوران ہی فوراً نوٹ تیار کر لئے۔ (اس کے بعد مصنف نے ان کی تھیوری کی تکنیکی تفصیل بیان کی ہے جسے طوالت کی وجہ سے چھوڑا جا رہا ہے۔)

اگلے دن عبد السلام نے فوری طور پر اپنے کیمبرج کے آفس پہنچ کر چند کتب کا مطالعہ کیا اور اپنی نئی تھیوری کی نوک پلک سنوارنے کے بعد پی ایرلز سے ملنے بذریعہ ٹرین برمنگھم چلے گئے تا کہ دنیا کے مشہور ترین ماہر طبیعات کو بتائیں کہ چند سال قبل اس نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب دنیا میں پہلی دفعہ عبد السلام کو اپنی نئی تھیوری کے مطابق مل گیا ہے۔ پی ایرلز اپنے گھر کے دروازہ پر عبدالسلام کو کھڑا دیکھ کر حیران ہوا اور ان کا جواب سنا۔ پی ایرلز نے عبد السلام کو جواب دیا کہ اسے عبدالسلام کی تھیوری پر یقین نہیں۔ غالباً عبد السلام نے پی ایرلز سے ملاقات اور اپنی تھیوری کا انکشاف ذرا جلدی کر دیا تھا کیونکہ ابھی مناسب وقت نہیں آیا تھا کہ اس تھیوری کا اظہار کیا جاتا لیکن عبد السلام ہمت ہارنے والے نہیں تھے انہوں نے اپنا مضمون اپنے ایک مہربان کے توسط سے زیورخ سوئٹزرلینڈ میں پالی Pauli کو بھجوایا جو ذرّاتی فزکس کا باوا آدم مانا جاتا ہے۔ پالی سے عبد السلام کو ایک مایوس کن جواب آیا جو یہ تھا کہ "میرے دوست عبدالسلام کو میرا سلام پہنچایا جائے اور اسے کہو کہ وہ کسی اور بہتر مضمون کے متعلق سوچے" اس دوران چند اور سائنس دانوں نے بھی ریسرچ کی تو ان کے نتائج عبد السلام کی تھیوری کے عین مطابق تھے۔ جب اس کا خوب چرچا ہوا تو چند ماہ کے بعد پی ایرلز نے عبدالسلام کو لکھا کہ اب وہ ان کی تھیوری سے بالکل متفق ہے اس کے بعد بہت سے سائنسدانوں نے Neutrinos کے وزن پر ریسرچ کی مگر سب کو عبدالسلام کی تھیوری سے متفق ہونا پڑا۔ ان کی اس تھیوری اور اس پر لکھے گئے مضمون نے ایک کافی پرانا مسئلہ حل کر دیا جو بہت سے ماہرین طبیعات کے لئے پیچیدہ اور لاینحل تھا اور ایٹم کو سمجھنے میں رکاوٹ بنا ہوا تھا۔

ابتدا میں 1949 میں عبدالسلام نے پاکستان سے آنے کے بعد کیمبرج یونیورسٹی میں بطور ریسرچ طالب علم کام شروع کیا۔ انہوں نے ایٹم کے ذرّات پر حیرت انگیز تیز رفتاری کے ساتھ ایک ریکارڈ وقت میں اپنا کام مکمل کیا اور بہت جلد بے شمار مضامین لکھے جو فزکس کی دنیا میں سنگِ میل کی حیثیت کے حامل ہیں 1951ء میں عبدالسلام نے پاکستان واپس جانے کا فیصلہ کر لیا اور پچیس سال کی عمر میں پنجاب یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر کے طور پر کام شروع کر دیا وہاں انہیں احساس ہوا کہ نہ وہاں ریسرچ کا مزاج ہے اور نہ ہی سہولتیں ہیں۔ نہ لائبریری ہے اور نہ کام کرنے کا شوق، ولولہ اور جذبہ، ہیجان خیزی کے ساتھ کام کرنا عبدالسلام کے خون میں شامل تھا اور جمود کے ساتھ رہنا ان کے لئے ناممکن۔ اس لئے عبدالسلام نے 1954ء میں اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر واپس انگلستان آنے کا فیصلہ کر لیا اور یونیورسٹی میں ایک لیکچرر کے طور پر کام کرنا شروع کر دیا اپنی تھیوری کی وجہ سے شہرت اور کامیابیاں حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ 31 سال کی عمر میں انہیں امپیریل کالج لندن میں نظریاتی فزکس کا پروفیسر مقرر کر دیا گیا جہاں نہ صرف اپنی ریسرچ جاری رکھی بلکہ ترقی پذیر ملکوں میں سائنس کی تعلیم اور ترقی کے لئے انتھک محنت کی۔

عبدالسلام کو اپنے ملک میں جس قسم کی علمی اور تعلیمی تنہائی کا احساس ہوا تھا اسے یاد رکھتے ہوئے انہوں نے 1963ء میں اٹلی میں نظریاتی فزکس کا ایک انٹرنیشنل سینٹر قائم کیا جہاں دنیا کی اعلیٰ ترین ریسرچ کی جاتی ہے ان کا مقصد یہ تھا کہ دنیا بھر کے نوجوان سائنس دان اپنے کیریئر کے آغاز میں ہی فرنٹ لائن کی ریسرچ سے بہرہ ور ہو کر اپنے علم کو فروغ دیں اور جو سہولتیں انہیں اپنے ملک میں حاصل نہ ہوں، ان سے اس سینٹر میں فائدہ اٹھائیں۔ 1979ء میں عبد السلام کی زندگی اور شہرت کے عروج کا زمانہ تھا جب انہیں اپنے کام کی بناء پر نوبل پرائز دیا گیا۔ دنیا بھر میں ان پر تکریم اور اعزازات کی بارش ہونے لگی ان کے اپنے ملک پاکستان میں جنرل ایوب خان کے دور میں (1958-1969) عبدالسلام کو خاصہ رسوخ حاصل تھا۔ باوجود اس امر کے کہ عبدالسلام اپنے ملک میں واحد شخصیت کے احامل تھے جنہیں نوبل پرائز حاصل کرنے کا اعزاز حاصل تھا مگر ان کے اپنے ملک میں ان کی وہ عزت و تکریم نہ کی گئی جس کے وہ مستحق تھے۔

اس کی صرف ایک وجہ تھی کہ ان کا تعلق احمدیہ فرقہ کے ساتھ تھا۔ 1974 میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں جب پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا تو عبد السلام نے حکومت پاکستان کے نیشنل سائنٹفک مشیر کے بااثر اور پُر رسوخ عہدے کو خیر باد کہہ دیا۔

احمدی جن کو مرزائی اور قادیانی بھی کہا جاتا ہے، ان کا اعتقاد ہے کہ مرزا غلام احمد جو کہ ہندوستان کے شمال میں انیسویں صدی میں پیدا ہوئے تھے، امام مہدی اور مسیح تھے۔ یہ عقیدہ عام مسلمانوں کے نزدیک قابل قبول نہیں۔ احمدی پاکستان، ہندوستان اور افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ گو ان کی تعداد کم ہے مگر انہیں اکثر تعصب کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ 1979ء میں جب عبدالسلام کو نوبل پرائز دیا گیا تو ضیاء الحق نے جو اس وقت پاکستان کا صدر تھا انہیں بلوایا۔ اس وقت ان کا ایک لیکچر قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ہونا تھا مگر طالب علموں کی ایک تنظیم جو تشدد کے لئے مشہور ہے، کے شر سے بچنے کے لئے لیکچر نہ دیا جا سکا۔ بے نظیر بھٹو جب پہلی دفعہ پاکستان کی صدر منتخب ہوئی تو اس نے عبدالسلام سے ملنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد تعصبانہ سرد مہری کی انتہاء اس وقت ہوئی جب لاہور کے گورنمنٹ کالج میں جہاں عبدالسلام نے تعلیم پائی تھی ایک میٹنگ میں کالج کے مایہ ناز طالب علموں کی لسٹ پڑھی گئی جس میں سب کے نام تھے صرف عبد السلام کا نام نہیں تھا۔

عبدالسلام 1926ء میں برٹش انڈیا کے ایک شہر میں ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی اعلیٰ ترین قابلیت، نہ ختم ہونے والی قوت، ذہانت و فراست اور جلد جلد ترقی کرنے کی اہلیت نے انہیں اس قابل بنا دیا تھا کہ وہ ہر قسم کی ذہنی اور سیاسی مشکلات پر بڑی آسانی کے ساتھ قابو پا سکتے تھے۔ ان ہی خوبیوں کی بدولت وہ جلد بین الاقوامی شہرت کے حامل بن گئے۔ برصغیر ہندو پاک کے چند ایک ہی لوگ ہوں گے جو اپنی زندگی میں اس مقام پر پہنچ سکے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی کامیابیوں اور شہرت سے محظوظ ہوتے شومئ تقدیر سے ان کی جسمانی طاقت ان کا ساتھ نہ دے سکی اور ایک اعصابی بیماری کی وجہ سے صاحبِ فراش ہو گئے۔ پہلے انہوں نے بھرپور کوشش کی کہ وہ ریسرچ اور دیگر کاموں کو جاری رکھ سکیں مگر اس بیماری نے انہیں لاچار کر دیا اور انہیں اپنے قائم کردہ اٹلی کے سینٹر میں بطور ڈائریکٹر کام جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔

1994ء میں ان کے سینٹر نے ان کے اعزاز میں ایک سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں ساری دنیا سے ان کے ہم عصر سائنسدانوں، طالب علموں اور مداحوں نے شرکت کی۔ ان میں ایک بہت نامور سائنسدان فرینک ہینگ بھی شامل تھے جن کے کام

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

پیٹھ درد کے مختلف اسباب

اور احتیاطی تدابیر

ایک طبی جائزے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ پیٹھ درد تقریباً ہر آدمی کو کبھی نہ کبھی ہوتا ہے جس سے وہ شخص تکلیف میں رہتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہیکہ پیٹھ درد تیز رفتار زندگی کا جدید تحفہ ہے۔ زیادہ تر ڈاکٹروں کی یہی رائے ہے کہ اس بیماری کے متعلق پہلے سے خبردار رہنا ہی اس بیماری کا بہترین علاج ہے۔ 75 سے 80 فیصد لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں لیکن اسے عام بیماری سمجھ کر علاج کیلئے کسی ڈاکٹر کی مدد نہ لے کر خود ہی علاج کرتے ہیں اور جب وہ پوری طرح سے اس مرض کی گرفت میں آجاتے ہیں تب علاج کیلئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔

حقیقت میں اس بیماری کی وجہ ریڑھ کی ہڈی اور اس سے منسلک نسیں ہیں جن میں غلط طریقے سے بیٹھنے کھڑے ہونے اور لیٹنے کے وقت ضرورت سے زیادہ دباؤ پڑنے سے درد شروع ہونے لگتا ہے جیسے بچے پیٹ کے بل لیٹ کر پڑھائی کرتے ہیں یا ٹی وی دیکھتے ہیں۔ جب وہ اسکول میں بینچ پر اس حالت میں بیٹھ کر کام کرتے ہیں تو گردن سر اور کمر کو آگے کی طرف جھکا لیتے ہیں۔ اس حالت میں بیٹھ کر کام کرنے سے پیٹھ درد کے امکان کافی بڑھ جاتے ہیں۔ ہم میں سے زیادہ افراد، خصوصاً گھریلو خواتین کوئی بھی ورزش نہیں کرتی۔ اکثر گھنٹوں تک بستر پر پڑے رہنا یا غلط حالت میں بیٹھنا، اٹھنا اور سونا کمر درد کے اسباب بنتے ہیں۔

پیٹھ درد کے اسباب

پیٹھ درد کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے ہمیں پیٹھ کی بناوٹ کے متعلق معلوم کرنا ہوگا۔ ریڑھ کی ہڈی ۳۳ ہڈیوں کو ایک کے اوپر ایک رکھ کر ملنے سے بنتی ہے۔ ہر ہڈی کے درمیان ایک ڈسک ہوتی ہے جسم کے اوپری حصے کا سارا وزن ریڑھ کی ہڈی کو ہی برداشت کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے پیٹھ درد کی پریشانی ہوجاتی ہے۔

بھلے ہی آپ کتنے ہی مضبوط کیوں نہ ہوں۔ اگر آپ ضرورت سے زیادہ محنت کریں گے تو آپ کی پیٹھ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ تھکے ہونے پر بھی مسلسل کام کرتے رہنا پیٹھ درد کو دعوت دیتا ہے۔ غلط طریقے سے ورزش کرنا بھی پیٹھ درد کی ایک وجہ بن سکتا ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جسم بھی کمزور ہونے لگتا ہے۔ عام طور سے 40 سال کی عمر کے بعد ریڑھ کی ہڈیاں کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہیں، ہڈیوں میں کیلشیم اور دیگر معدنی اشیاء کی کمی سے نسیں کمزور ہوجاتی ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی چوٹ دباؤ کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے جو لوگ سلپ ڈسک کا شکار ہوتے ہیں انہیں پیٹھ درد ہونا عام بات ہے۔ اس کے علاوہ توانا اشیاء کی کمی طویل بیماری اور چند وجوہات سے بھی پیٹھ میں درد ہوسکتا ہے۔

جسم میں وٹامنز کی کمی سے دورانِ خون میں رکاوٹ ہونے سے ریڑھ کی نسوں پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے جس سے پیٹھ میں درد ہوتا ہے۔ زیادہ بھاگ دوڑ اور محنت کرنے والے افراد کو کام کے ساتھ ساتھ آرام نہیں کرتے وہ بھی پیٹھ درد سے پریشان رہتے ہیں ایسے افراد جو اکثر نرم بستر پر لیٹتے ہیں پیٹھ درد کے شکار ہوجاتے ہیں کیونکہ نرم بستر پر سونے سے نسیں آرام کرنے لگتی ہیں اور ہڈیوں کو سہارا نہ ملنے کی وجہ سے پیٹھ میں درد ہونے لگتا ہے۔ اونچی ایڑی کے جوتے یا سینڈل بھی پیٹھ درد کی ایک وجہ ہوسکتے ہیں۔ اونچی ایڑی کی وجہ سے زیادہ تیز چلنے پر توازن بگڑنے سے پیر میں لچک آجاتی ہے اور اس سے ریڑھ کی ہڈی متاثر ہوتی ہے اور پیٹھ کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ غذا کے اصولوں کے برعکس کھانا کھانے والے افراد کو بھی اکثر پیٹھ درد کی شکایت رہتی ہے

احتیاطی تدابیر

اونچی ایڑی کے جوتے یا سینڈل زیادہ عرصے کیلئے نہ پہنیں اس سے نسوں پر ضرورت سے زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ غلط حالت میں بیٹھنا ہماری پیٹھ کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس کے علاوہ ہمیشہ آرام دہ حالت میں بیٹھنا چاہئے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ بیٹھتے وقت اس میں کوئی جھکاؤ نہ ہو۔ ہمیشہ کرسی کی پیٹھ سے اپنی پیٹھ لگا کر بیٹھنا چاہئے۔

کچھ بھی لکھتے وقت ہماری گردن اور سر آگے کی جانب جھکے ہونے چاہئے۔ زمین سے کوئی بھی چیز اٹھاتے وقت اپنی پیٹھ کو نہ جھکا کر ہمیشہ گھٹنوں کو موڑ کر ہی چیز اٹھانا چاہئے اونچائی پر رکھی کسی چیز کو اتارنے کیلئے کودنے کی بجائے اسٹول یا کرسی کا استعمال کرنا چاہئے۔ ہمیشہ سیدھے بیٹھ کر کھانا کھانا چاہئے نہ کہ کمر آگے کی جانب جھکا کر۔ اگر کبھی مسلسل کھڑے رہنا ہو تو ہمیشہ پیر کی حالت تبدیل کر کے ہی کھڑے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ملائم اور آرام دہ جوتے چپل اور سینڈل پہننے چاہئیں۔ رات میں گہری نیند میں سونا چاہئے۔ گہری نیند میں سونے سے نسوں کو طاقت ملتی ہے اور خون میں ہارمون کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ رات میں سوتے وقت درمیان درمیان میں کروٹ بدلتے رہنا چاہئے۔ زیادہ اونچے تکیے کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ کمر کے نیچے نسوں کو متحرک کرنے والی چند ورزش بھی اپنے روزانہ کے معمول میں شامل کرنا چاہئے۔ اس سے نسوں میں لچیلا پن قائم رہتا ہے اور وہ مضبوط ہوتی ہیں۔ ❁❁

محبوب ہیں وہؐ حضرتِ ربّ کریم کے

خورشید و ماہ و اختر و پرویں حریم کے
سب رنگ و نُور عکس ہیں دُرِّ یتیمؐ کے

انفاس میں ہے مُشکِ ختن سے سوا مہک
انداز ہیں تو نکہت موجِ شمیم کے

قربان دہنِ پاک کی رعنائیوں پہ پھول
آواز میں خرام ہیں بادِ نسیم کے

اُنؐ کا وجودِ پاک ہے قندیلِ حق نُما
وہؐ ہیں سراجِ نور رہِ مُستقیم کے

وہؐ درد مند، مونس، ہمدرد و غمگسار
مثلِ سحاب و ابر ہیں لطفِ عمیم کے

وہ ختمی مَرتبت ہیں رِسالت پناہ بھی
در، وَا ہیں اُنؐ کے آج بھی فیضِ نعیم کے

رحمت کی بھیک دیجئے اے رحمتِ اتم!
ہم لوگ ہیں اسیر خطا و اثیم کے

ہیں فخرِ فقر بھی، شہِ کون و مکان بھی
ہیں جان و دل نثار اُس قلبِ سلیم کے

ساحرؔ! ہیں ما ورائے گمان و خیال وہ
محبوب ہیں وہؐ حضرتِ ربّ کریم کے

(ایچ آر ساحرؔ- امریکہ)

تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے سلسلہ میں

تمام سرکل انچارج صاحبان کے لئے ضروری ہدایات

بھارت کے مختلف صوبہ جات میں متعین سرکل انچارج صاحبان تعلیم القرآن کی رپورٹیں بھجواتے وقت درج ذیل امور کا دھیان رکھیں۔

(1) رپورٹ میں تجنید کے خانہ کو ضرور مکمل کیا کریں جس سے جماعت کی معین تعداد کا علم ہوتا ہے

(2) یسرنا القرآن پڑھنے والوں اور ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والوں کی معین تعداد کے ذکر کے ساتھ ساتھ وقف عارضی اور ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف ضرور دھیان دیں۔

(3) تمام معلمین کرام سے رپورٹیں حاصل کر کے یکجائی طور پر نظارت تعلیم القرآن میں بھجوایا کریں۔ رپورٹیں مرکز میں بھجوانے سے پہلے ہر رپورٹ کا خود بھی جائزہ لیا کریں اور قابل اصلاح امور کے متعلق معلمین کرام کو توجہ دلایا کریں۔ جن معلمین کی طرف سے رپورٹیں نہیں ملتیں ان کے اسماء اور پتہ جات بھی دفتر کو ضرور بھجوایا کریں۔

(4) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مختلف جگہوں پر تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ٹارگیٹ دئے گئے ہیں اس معینہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر وقت اپنے ٹارگیٹ پورے کریں تا کہ اجتماعی طور پر تقاریب آمین کا انعقاد ہو۔

(5) جو مبلغین و معلمین کرام کسی سرکل کے ماتحت نہیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں کام کر رہے ہیں وہ بھی باقاعدگی سے ہر ماہ تعلیم القرآن رپورٹ بھجوایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 00-92-476214750

فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جامعۃ المبشرین قادیان میں سیمینار

18 نومبر 2006ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جامعۃ المبشرین کے گراؤنڈ میں محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر سدارت ''انفاق فی سبیل اللہ'' کے موضوع پر نہایت ہی شاندار ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے اپنی تعارفی تقریر میں فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جامعہ میں سال میں کم از کم چار سیمینار ہونے چاہئیں بفضلہٖ تعالیٰ جامعۃ المبشرین کو امسال کا دوسرا سیمینار انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر منعقد کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر سیمینار رکھے جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے محترم پرنسپل صاحب نے فرمایا کہ اشاعت دین کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب فتح اسلام میں جن پانچ شاخوں کا ذکر کیا ہے ان میں سے سب سے بڑی شاخ انفاق فی سبیل اللہ ہی ہے۔ مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو وہ روح دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر افراد جماعت مالی قربانیاں کرنے سے نہیں رکتے اور ذرا بھی نہیں جھجکتے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ محترم پرنسپل صاحب نے اپنے خطاب کے اختتام پر محترم صدر اجلاس، مہمان خصوصی محترم جلال الدین صاحب نیر اساتذہ کرام اور اسی طرح حاضرین طلباء کی اس سیمینار میں شمولیت اور اس کے کامیاب بنانے میں ہر طرح کے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔

سیمینار کی پہلی تقریر عزیز وزیر احمد نے انفاق فی سبیل اللہ از روئے قرآن کریم واحادیث نبویہ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر عزیز شادی خان نے انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں آنحضور ﷺ کے صحابہ کی قربانیاں، تیسری تقریر عزیز رضوان احمد شہباز نے انفاق فی سبیل اللہ از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، چوتھی تقریر عزیز عبدالکریم خان نے انفاق فی سبیل اللہ از روئے تحریرات خلفائے کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچویں تقریر عزیز عبدالحسن خان نے انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی قربانیاں کے موضوع پر کی۔ ان تمام طلباء نے نہایت ہی احسن رنگ میں اپنے اپنے موضوع پر روشنی ڈالی۔

طلباء کی تقاریر کے بعد محترم ناظر صاحب بیت المال آمد نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی قربانیاں ایک نظام کے تحت ہیں اور وہ بیت المال کا نظام ہے جس کی بنیاد خود حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی اور حقیقی قربانیاں وہی ہوتی ہیں جو کسی نظام کے تحت ہوں۔ مزید فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رفتہ رفتہ اپنے صحابہ اور جماعت میں قربانی کی روح پیدا کی بعد ازاں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ باقاعدہ مجلس مشاورت میں چندہ کی شرح مقرر ہوئی جو کم از کم 1/16 ہے۔ اور ہر فرد جماعت کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے مال کا کم از کم 1/16 حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ جہاں انسان کا مال پاک ہوتا ہے ساتھ ہی نفس کی بھی پاکیزگی ہوتی ہے۔ موصوف نے اپنے خطاب میں مقررین طلباء کی حوصلہ افزائی کی اور انتظامیہ جامعۃ المبشرین کا شکریہ ادا کیا۔

سیمینار کے اختتام پر محترم ناظر صاحب تعلیم نے خطاب فرمایا۔ اور سیمینار کی کامیابی پر انتظامیہ جامعۃ المبشرین وطلباء کو مبارک باد دی اور شکریہ ادا کیا۔ موصوف نے اپنے خطاب میں طلباء کو نہایت ہی زریں نصائح سے نوازا اور فرمایا کہ میدان عمل میں جب جائیں تو افراد جماعت کو مالی قربانیوں کے بارے میں سمجھائیں۔ بالخصوص نومبائعین کو پہلے دن سے ہی مالی نظام میں شامل کرنا ہے اور انکو اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت اور صفت رازقیت کی جانکاری دینا ہے۔ ان کو یہ بتانا ہے کہ مالی دولت بکلی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ وہ مال دیتا بھی ہے اور واپس بھی لے لیتا ہے۔ خلفاء کرام کے ارشادات چونکہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں ہوتے ہیں اسلئے ان کے مبارک کلمات میں ہی زیادہ تر لوگوں کو سمجھانا ہے مزید فرمایا کہ خلفاء کرام کے اقتباسات کی روشنی میں جماعتوں کو سمجھانا ہے کہ کیسے اپنے ذاتی اخراجات میں کمی کرنی ہے اور مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھانا ہے۔ سیمینار کے اختتام پر محترم صدر صاحب نے دعا کروائی۔

(محمد عارف ربانی استاد جامعۃ المبشرین قادیان)

میرانکوٹ سرکل امرتسر پنجاب میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد

ماہ مارچ 06 میں جماعت احمدیہ میرانکوٹ میں بارہ مرلہ پر مشتمل زمین خریدی گئی جس میں پہلے سے مشن کیلئے کمرے اور دوسرے انتظامات موجود تھے۔

مورخہ 15 اکتوبر 2006 کو بفضلہٖ تعالیٰ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے شام چار بجے بنیادی اینٹ رکھی بعد ازاں گاؤں کے موجودہ وسابقہ سرپنچ صاحبان، ممبران پنچایت، خاکسار محمد طفیل احمد سرکل انچارج امرتسر۔ نثار احمد ڈار صاحب عبدالرحمٰن شیخ صاحب معلم سلسلہ بزرگان گاؤں میرانکوٹ اور ایک بچہ نے بنیادی اینٹیں رکھیں۔ بعدہ محترم مولانا صاحب موصوف نے دعا کروائی پھر شرکاء کرام کے درمیان شیرینی تقسیم کی گئی۔ مسجد کے بابرکت ہونے اور نمازیوں سے بھرے رہنے نیز اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت پانے کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے آمین۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ امرتسر ضلع میں یہ چھٹی مسجد تعمیر ہو رہی ہے قبل ازیں پانچ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جبکہ پورے سرکل امرتسر میں تا حال دس مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

(محمد طفیل احمد سرکل انچارج امرتسر)

مجلس انصار اللہ حیدر آباد کی طرف سے عثمانیہ ہسپتال میں پھلوں کی تقسیم

دواخانہ عثمانیہ جو کہ آندھرا پردیش کا قدیمی اور بہت بڑا دواخانہ ہے کی انتظامیہ نے ہماری درخواست پر ۸ نومبر ۲۰۰۶ء کو مریضوں میں پھل تقسیم کرنے کی اجازت دی خاکسار نے انصار اللہ کے تعاون سے پھل پیک کرنے کیلئے پالیتھن بیگ پر جماعت احمدیہ انٹرنیشنل کا نام نمایاں طور پر چھپوا کر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے کے الفاظ انگریزی زبان میں تحریر کئے تھے ایک دن قبل ایک ہزار پیکٹ تیار کر لئے گئے ۸ نومبر کو تمام انصار ایک بجے جوبلی ہال میں جمع ہو گئے ٹھیک ساڑھے دس بجے محترم عارف قریشی صاحب امیر جماعت حیدر آباد اور محترم مولانا کریم الدین شاہد صاحب قادیان اور محترم مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سرکردگی میں خاکسار کے علاوہ ۷۔ ۸ انصار اللہ کا وفد بذریعہ جیپ کار دواخانہ عثمانیہ پہنچا۔ خاکسار اور عطاء اللہ صاحب نے اسپتال کے سپرانٹنڈنٹ سے ملاقات کی اور پھل تقسیم کرنے میں تعاون کی درخواست کی جس پر انہوں نے ٹرالی کے علاوہ ڈیوٹی ڈاکٹر اور دو اسٹاف نرس کا انتظام فرمایا۔ جنہوں نے آخر تک تقریباً 5-4 گھنٹے ہمارے ساتھ رہ کر ایک ہزار مریضوں میں پھل تقسیم کرنے میں ہماری رہنمائی اور بھرپور تعاون کیا۔

دوران تقسیم مریضوں کے علاوہ مختلف لوگوں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں سوالات کئے محترم مقصود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تشفی بخش جوابات دیئے اور مزید معلومات کیلئے ہمارے مشن ہاؤز کا پتہ دیکر تشریف لانے کی دعوت دی۔ اسی دوران مقامی تیلگو زبان کے اخبارات کے نمائندوں نے بھی جماعت احمدیہ کے بارے تفصیلات دریافت کیں جس پر محترم امیر صاحب اور محترم کریم الدین صاحب شاہد اور محترم مقصود احمد صاحب بھٹی نے بڑے احسن رنگ میں جماعت کا تعاون پیش کیا اور ساتھ ہی محترم شیخ ابراہیم ناصر (مترجم تیلگو تفسیر صغیر) نے وفد کے خیالات کا ترجمہ تیلگو زبان میں لیا الحمدللہ۔ اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

دوسرے دن بتاریخ ۹ نومبر کے مشہور اخبارات ''وارتا'' اور ''آندھرا جیوتی'' میں جماعت کے تعارف کے ساتھ خدمت خلق کے بارے میں تعریفی نوٹ شائع ہوئے۔

پھل تقسیم کرنے کے بعد دواخانہ کے سپرنٹنڈنٹ اور آر ایم او نے ہمارے وفد کے ساتھ ملاقات کر کے شکریہ ادا کیا۔ اور اپنے دفتر میں بلا کر تمام اراکین وفد کے ساتھ گروپ فوٹو لی گئی۔ جماعت کے خدمت خلق کے اس پروگرام کی تعریف کی دونوں افسروں نے جماعت احمدیہ کے اس جذبہ کو سراہا اور آئندہ بھی اس قسم کے پروگرام پر تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔ آخر میں سپرانٹنڈنٹ اور آر ایم او صاحبان کی خدمت میں مجلس انصار اللہ کی طرف سے تحفہ دیا گیا جس کو ان دونوں نے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

(محمد عظیم الدین۔ زعیم اعلیٰ حیدر آباد)

بنگلور میں خدام الاحمدیہ کا جلسہ حسن بیان

مورخہ 3.12.06 کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ حسن بیان زیر صدارت مکرم مصدق داحمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور منعقد ہوا۔ جلسہ میں مکرم طاہر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور ترجمہ سنایا۔ مکرم قائد صاحب نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ مکرم ریاض احمد صاحب نے نظم سنائی بعدہ مکرم سید شارق مجید صاحب مکرم لیاقت فرید استاد صاحب۔ عزیز افضال احمد خان اور عزیز عدیل احمد ارسلان نے تقاریر کیں۔ مکرم انور احمد خان صاحب نے جماعت احمدیہ امریکہ کے حالات بتائے۔ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور و مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے خدام کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

(سید ثاقب احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

25واں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مغربی بنگال

منعقدہ 25 اور 26 نومبر 2006 بمقام برہم پور مرشد آباد۔ بنگال

مورخہ 25.11.06 کو مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مغربی بنگال کے دو روزہ 25 دیں سالانہ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے برہم پور مشن ہاؤس کے احاطہ میں ہوا۔ نماز فجر مکرم صوبائی امیر صا[illegible] بنگال وآسام نے پڑھائی اور خصوصی درس دیا۔

صبح دس بجے زیر صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام افتتاحی اجلاس کا آغاز عزیزم حافظ احمد رضا صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم شیخ سرور الدین صاحب زونل قائد مرشد آباد نے عہد نامہ خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہرایا اور عزیزم عبد الاذل نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ پھر مکرم ابو طاہر منڈل صاحب سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر نے خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی صدارتی خطاب میں مکرم صوبائی امیر صاحب نے اجتماع کی غرض وغایت اور تنظیم کے کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کے طریقے

بتائے اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاحی پروگرام ختم ہوا۔

اس کے بعد خدام الاحمدیہ واطفال کا مقابلہ تلاوت قرآن کریم عمل میں آیا۔ بعد نماز ظہر وعصر ورزشی مقابلہ جات ہوئے اس دوران مکرم محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان سے تشریف لائے اس موقع پر خدام واطفال نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء نظم خوانی اور کوئیز کا مقابلہ ہوا۔

دوسرے دن 26 نومبر 06ء کو بھی نماز تہجد سے پروگرام شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد سیف الدین صاحب سرکل انچارج بیر بھوم نے بعد نماز فجر درس دیا۔ بعدہ مقابلہ جات تقاریر، کوئز، اذان اور جوبلی دعا ہوئے۔

شام ساڑھے چار بجے اختتامی اجلاس کی کاروائی زیر صدارت مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوئی، مکرم اسد اللہ حمیدی صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم موحد الاسلام نے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد خدام واطفال دہرایا۔ نیز مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب مہتمم مقامی قادیان نے بنگلہ میں تقریر کی۔ مہمان خصوصی مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام نے زریں نصائح کیں اس کے بعد مکرم داؤد احمد خان صاحب قائد علاقائی بنگال نے مہمانان کرام وخدام واطفال کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صدارتی خطاب کے بعد علمی وورزشی مقابلہ جات میں اول دوم سوم پوزیشن لینے والے خدام کو مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اور اطفال میں پوزیشن لینے والوں کو مہمان خصوصی مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام نے انعامات دیئے اس کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی اور اجتماع اختتام کو پہنچا۔ اجتماع کے موقعہ پر مہمانوں کے لئے طعام کا انتظام تھا۔ اس اجتماع میں 68 مجالس کے 280 سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے مدد کرنے والے خدام واطفال اور معلمین؛ ودسرکل انچارج صاحبان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اجتماع کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

(شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج مرشد آباد بنگال)

نظام آباد سرکل آندھرا پردیش میں

لجنہ و ناصرات کا پہلا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سرکل نظام آباد آندھرا کو پہلی بار سالانہ اجتماع شہر کاماریڈی میں 10 دسمبر 06 بروز اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع میں 9 مجالس سے 115 نمائندگان لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ نے شرکت کی اجتماع سے قبل مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی وچندہ پور اور مکرم محمد اقبال صاحب کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد آندھرا پردیش اور مکرم مظہر اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کاماریڈی اور دیگر عہدیداران کے ساتھ ایک میٹنگ کرکے رہنمائی لی گئی دوسری میٹنگ میں اجتماع کی کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں اجتماع کے کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کرکے شعبہ جات کی منتظمات مقرر کی گئی اجتماع کو کامیاب کرنے میں سرکل انچارج اور سرکل کے تمام معلمین کا خصوصی تعاون رہا۔ اجتماع گاہ کو شامیانہ ورنگین بینرز لگا کر خوبصورت طریق سے سجایا گیا۔ اجتماع میں خصوصی طور پر مکرمہ محمودہ رشیدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش اور مکرمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش اور مکرمہ فرحت جہاں بیگم صاحبہ نگران لجنہ اماء اللہ سرکل ورنگل وکریم نگر نے کی شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس: خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرمہ منصورہ یاسمین صاحبہ نے کی، ترجمہ سنایا عہد نامہ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ مکرم وحیدہ معراج صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چندہ پور نے دوہرایا مکرمہ حمزہ زاہدہ نسیم صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کاماریڈی نے اور مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسارہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو لجنہ اماء اللہ بھارت کے اجتماع پر موصول ہوا تھا سنایا نیز صوبہ آندھرا پردیش کے لئے جو حضور انور کی جانب سے پیغام موصول ہوا تھا مکرمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش نے سنایا۔

اس کے بعد زیر صدارت مکرمہ محمودہ رشیدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش علمی مقابلہ جات حسن قرات نظم خوانی، تقریر، کوئز ہوئے۔ اسی طرح نومبائعات کے مقابلے الگ سے کرائے گئے۔

نمازوں کے بعد مکرم پی ایم رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے درس دیا۔ اختتامی اجلاس: زیر صدارت مکرمہ محمودہ رشیدہ صاحبہ ہوا جس میں مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ آف جماعت احمدیہ سرمبلی کی تلاوت ونظم کے بعد محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ انچارج نومبائعات سرکل نظام آباد نے تربیت اولاد کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ چندہ پور کی ناصرات نے ایک ترانہ پیش کیا مکرمہ شبانہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کاماریڈی نے شکریہ احباب ادا کیا بعدہ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی مستورات وناصرات کو مکرمہ صدر اجلاس نے انعامات تقسیم کئے۔ ناصرات کاماریڈی نے بہت اچھے انداز میں ایک ترانہ پڑھ کر سنایا۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع برخاست ہوا اجتماع کے موقعہ پر حاضرین کے کھانے اور چائے کا انتظام تھا۔

(کنیز فاطمہ نگران لجنہ اماء اللہ سرکل نظام آباد آندھرا پردیش)

خدام الاحمدیہ کے چندہ کی نئی شرح

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خدام الاحمدیہ کا نئے سال 07-2006ء کا بجٹ پیش ہونے پر درج ذیل تفصیل کے مطابق حضور انور نے ازراہ شفقت خدام الاحمدیہ کے چندوں کی نئی شرح کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ قائدین علاقائی قائدین مجالس رمبلغین کرام ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ خدام کو اس شرح سے آگاہ کریں اور نئے سال کا بجٹ جلد از جلد مرتب کرکے دفتر خدام الاحمدیہ میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔ **تفصیل چندہ:** چندہ ممبری خدام الاحمدیہ ماہوار (طلباء وبے روزگار کیلئے) چار روپے۔ برسرروزگار کیلئے ماہانہ آمد کا ایک فیصد چندہ اجتماع خدام سالانہ 12 روپے (طلباء بے روزگار کیلئے) ماہانہ آمد کا 3.5 فیصد۔ تفصیل چندہ اطفال:: چندہ ممبری اطفال الاحمدیہ سالانہ 24 روپے۔

چندہ اجتماع اطفال الاحمدیہ سالانہ 2 روپے۔ (رفیق احمد بیگ۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

درخواست دُعا

میرے دادا جان مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم مغفور آف رانچی جھارکھنڈ اور دادی جان صاحبہ حسینہ بیگم "مرحومہ مغفورہ" کی بلندی درجات اور ان کی تمام اولاد عزیز واقارب اور لواحقین کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں کامیابی عطا ہونے اور سلسلہ احمدیہ کے مفید وجود بننے کیلئے درخواست دُعا ہے اعانت بدر دوصد روپے۔ (محمد جاوید ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

اعلان نکاح

مورخہ 27.12.06 کو مکرم کمال صاحب ولد مکرم محمد سلیمان صاحب آف عثمان پور دہلی کا نکاح عزیزہ شبانہ یٰسمین صاحبہ بنت مکرم عبد الغفار صاحب آف عثمان پور دہلی کے ساتھ 125000 روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب وعشاء پڑھا۔ اعانت بدر 200 روپے۔ (ادارہ)

☆...... مورخہ 27.12.06 کو مکرم چوہدری نسیر احمد صاحب ولد چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن یمنہ نگر ہریانہ کا نکاح عزیزہ مہناز صاحبہ بنت رفیق محمد صاحب ساکن لدھیانہ کے ساتھ حق مہر چالیس ہزار روپے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (مینیجر بدر)

☆...... خاکسار کی بیٹی عزیزہ سلمیٰ احمد واقفہ نو کا نکاح مورخہ 10.12.06 کو عزیزم مکرم نور الدین ابن مکرم پی وی احمد کویا صاحب آف کالی کٹ کیرالہ کے ساتھ احمدیہ مسجد پینگاڑی میں محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرالہ نے مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اعانت بدر 100 روپے۔ (ٹی ایم محمد مبلغ سلسلہ پینگاڑی کیرالہ)

☆...... خاکسار کی بھتیجی عزیزہ زینب النساء بنت مکرم منور احمد آف چندہ پور آندھرا کا نکاح مورخہ 31.12.06 کو بعد نماز عصر عزیزم سہیل احمد خان ابن مکرم یوسف احمد خان صاحب ہراڑ صوبہ ہماچل کے ساتھ مبلغ چوبیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم کے مکان پر پڑھا گیا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی، اعانت بدر 150 روپے۔ (محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ)

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16227 :: میں عصمت اللہ راشدہ بنت محمد عبدالحق قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد عبدالحق الامۃ عصمت اللہ راشدہ گواہ انور احمد ہاتف

وصیت 16228 :: میں محمد موسیٰ گجراتی ولد محمد یوسف صاحب درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ جیپ D.P جس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/3714 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلطان احمد عادل العبد محمد موسیٰ گجراتی گواہ شریف احمد

وصیت 16229 :: میں ٹی امیر الدین ولد تنگل بادا قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ طاہر احمد چیمہ العبد ٹی امیر الدین گواہ عبدالجلیل

وصیت 16230 :: میں ایم بی طاہر احمد ولد این محمد بخاری مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد چیمہ العبد ایم بی طاہر احمد گواہ عبدالجلیل

وصیت 16231 :: میں دحل بانو زوجہ دلاور خان معلم وقف جدید قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر ۲۷ تولہ چاندی بذمہ خاوند -/2700۔ زیور طلائی چین، بالیاں، لاکٹ ۲ تولہ ۲۲ کیرٹ -/12000۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ دلاور خان الامۃ دحل بانو گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16232 :: میں امۃ الحفیظ زوجہ اعظم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپیہ بذمہ خاوند۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اعظم احمد الامۃ امۃ الحفیظ گواہ محمد انور احمد

وصیت 16233 :: میں شکیلہ بانو زوجہ داؤد احمد صاحب ننگلی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/50001 روپے۔ بذمہ شوہر۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ داؤد احمد ننگلی الامۃ شکیلہ بانو گواہ محمد انور احمد

وصیت 16234 :: میں محمد نصیر الحق ولد فضل محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/3607 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ میر عبدالحفیظ العبد محمد نصیر الحق گواہ انارالحق

وصیت 16235 :: میں شیخ اسحاق مبلغ سلسلہ ولد شیخ بنی اسرائیل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ مشترکہ جائیداد کیرنگ اڑیسہ میں ہے جب تقسیم ہوگی خاکسار اطلاع کردے گا۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3420 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ کے ناصر احمد العبد شیخ اسحاق مبلغ سلسلہ گواہ محمد اقبال حسین

وصیت 16236 :: میں ظفر احمد گلبرگی ولد بشیر احمد گلبرگی قوم احمدی مسلمان پیشہ خادم سلسلہ عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن سیتاپور ڈاکخانہ احمدیہ ہاؤس ادرش نگر سیکٹر نمبر ۲ ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے البتہ ایک مکان جو کہ یادگیر گلبرگہ صوبہ کرناٹک میں ہے جس میں پانچ بھائی چار بہنیں حصہ دار ہیں تقسیم نہیں ہوا ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ...... روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ العبد ظفر احمد گلبرگی گواہ حمد احمد خادم سلسلہ

وصیت 16237 :: میں ناہید ظفر زوجہ ظفر احمد گلبرگی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن سیتاپور ڈاکخانہ سیکٹر نمبر ۲ نیپالہ پور آدرش نگر ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ خاوند سے جیب خرچ کے طور پر مبلغ 300 روپے ماہانہ ملتے ہیں۔ حق مہر بذمہ خاوند۔/21000 ایک عدد ہار جس کی موجودہ قیمت 20,000 روپے ہے ایک عدد انگوٹھی دو عدد چھوٹے بوندے 5000 اور کل 46000 روپے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد سعادت اللہ الامۃ ناہید ظفر گواہ حمد احمد خادم سلسلہ

ایٹمی تکنیک کے اصلی ہیرو کو پاکستان نے بھلا دیا

پچھلے ہفتہ پاکستان کے عظیم سائنسدان اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کی دسویں برسی تھی۔ لیکن نہ تو ان کے اپنے شہر میں اور نہ ہی پاکستانی حکومت نے اس عظیم سائنسدان کو یاد کیا۔ وجہ صاف ہے، پاکستان نے انہیں کبھی مسلمان مانا ہی نہیں۔ عبدالسلام ایک ایسی شخصیت تھی جن کی حصولیابیاں پاکستان کے مشہور عبدالقدیر خان سے کہیں زیادہ تھیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے تھے جسے پاکستانی حکومت کی طرف سے 1974 میں غیر مسلم قرار دیا گیا اسی وجہ سے احمدیہ جماعت کے لوگ مسلمانوں کے مذہبی مقامات مکہ مدینہ کا سفر نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود سلام نے پاکستان کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ جس سال سلام کو غیر مسلم قرار دیا گیا اس دوران وہ پاکستان ایٹمی توانائی اور سائنسی تنظیم کے ممبر تھے۔ اس کے علاوہ 1961ء سے 1974ء تک وہ پاکستانی صدر کے خاص سائنسی مشیر بھی رہے۔ پاکستان کی خلائی ایجنسی "سپر کو" کی تشکیل بھی انہوں نے ہی کی۔ سلام کی موت کے بعد انہیں ربوہ میں احمدیہ جماعت کے ایک نجی قبرستان میں دفنایا گیا۔ احمدیہ جماعت سے جڑے ہونے کی وجہ سے اس جگہ کا نام بدل کر چناب نگر رکھ دیا گیا۔ سلام کی تدفین کے بعد بھی کچھ سنی شدت پسندوں نے اس بات کی تاکید کی کہ انکی قبر پر کوئی کلمہ نہ پڑھا جائے اور نہ ہی اس پر اسلام کی کوئی نشانی موجود رہے۔ ایک مقامی جج کی موجودگی میں ان کی قبر پر لکھے گئے الفاظ کو بھی بدل دیا گیا۔ ان کی قبر پر عبدالسلام "پہلے مسلم نوبل انعام یافتہ" لکھا تھا جس میں سے مسلم لفظ ہٹا دیا گیا۔

جب اسلام آباد کی قائداعظم یونیورسٹی نے انہیں لیکچر دینے کے لئے دعوت دی تو طالبعلموں نے اس کی جم کر مخالفت کی۔ اس وجہ سے انہیں یونیورسٹی میں داخلہ کی اجازت نہیں دی گئی۔ دوسری طرف سلام جب حساب کے اپنے سابق استاد سے ملنے بھارت آئے تو ان کا یہاں ہیرو کی طرح استقبال کیا گیا اور عزت دی گئی۔ انہوں نے اپنے میڈل کو اپنے حساب کے استاد کے گلے میں ڈال کر کئی بھارتیوں کے دلوں کو جیت لیا تھا۔

(بحوالہ "دینک جاگرن" میرٹھ 3 دسمبر 06 صفحہ 18 مرسلہ خان محمد ذاکر خان ہمالوی سہارنپوری)

ایڈز وبا کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت

پولینڈس اور عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو، ایچ، او) کی رپورٹ کے مطابق دنیا اس بیماری کی وبا کی لپیٹ میں آتی جا رہی ہے۔ لندن میں پولینڈس کی طرف سے جاری ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق جب سے اس بیماری کی تصدیق ہوئی ہے 6.5 کروڑ لوگ ایڈز اور ایچ آئی وی میں مبتلا ہوئے۔ ان میں سے اڑھائی کروڑ سے زیادہ لوگوں کی موت اس بیماری سے ہو چکی ہے۔ پہلی بار اس بیماری کی تصدیق 1981 میں ہوئی تھی فی الحال پوری دنیا میں ایچ آئی وی ایڈز میں مبتلا لوگوں کی تعداد 4 کروڑ ہے۔ سال 2005 میں ایڈز سے 29 لاکھ لوگوں کی موت ہوئی اور اس وائرس کی گرفت میں نئے 43 لاکھ لوگ آئے۔ ان میں عورتوں کی تعداد تقریباً 50 فیصد ہے۔ 1.73 کروڑ عورتیں اس کی لپیٹ میں ہیں۔ ان میں سے 1.32 کروڑ ایچ آئی وی مریض اکیلے نیم **صحرا افریقہ میں** ہیں جو ایڈز کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ یہاں دنیا کے دو تہائی ایڈز مریض اور ایچ آئی وی افراد رہتے ہیں۔ نئے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اب یورپ اور متوسط ایشیا ایڈز کے نئے گڑھ بنتے جا رہے ہیں۔ جہاں ایڈز معاملات کی تعداد میں پچھلے دو برسوں میں 50 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ مشرقی یورپ اور متوسط ایشیا میں ایچ آئی وی ایڈز میں مبتلا لوگوں کی تعداد 15 لاکھ بتائی جاتی ہے۔ 2005 میں ان مریضوں کی تعداد میں 2.2 لاکھ کا اضافہ کی تصدیق ہوئی۔ ڈبلیو ایچ او کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق ایڈز کی بڑی وجہ ہے غیر محفوظ جسمانی تعلقات، ایشیا اور لاطینی امریکہ میں جنسی بے راہ روی سے ایڈز کے معاملات میں بھاری اضافہ ہو رہا ہے۔ کینیا، **زمبابوے**، برکینا فاسو، ہیتیا اور چار بھارتیہ **صوبوں میں ایڈز** کے معاملات میں گراوٹ کی تصدیق ہوئی ہے۔ لیکن ایڈز نے کئی نئے علاقوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔

عراق کے موجودہ حالات سابقہ دور سے بھی زیادہ خراب

اقوام متحدہ کے رخصت پذیر سیکرٹری جنرل کوفی عنان کا اظہار تشویش

عراق کی موجودہ صورتحال خانہ جنگی سے بھی زیادہ خراب ہے۔ یہ بات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بی بی سی کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہی۔

کوفی عنان کا، جو کہ دس سال تک اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل رہنے کے بعد 31 دسمبر کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئے کہنا ہے کہ ایک عام عراقی کی زندگی اب اس زندگی سے کہیں بدتر ہے جو صدام کے دور حکومت میں تھی۔ اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہ وہ عراق کو اس جنگ سے نہ بچا سکے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ علاقائی اور بین الاقوامی طاقتیں عراق کی مدد کریں۔ انہوں نے اپنے بعد آنے والے سیکرٹری جنرل بین کی مون، جن کا تعلق جنوبی کوریا سے ہے پر بھی زور دیا کہ وہ اس مسئلے کو اپنے طریقے سے حل کریں۔

ان کا کہنا تھا کہ چند سال پہلے لبنان اور کچھ اور جگہوں پر کشیدگی کو ہم نے خانہ جنگی کا نام دیا تھا لیکن عراق کی صورتحال اس سے کہیں زیادہ خراب ہے۔ کوفی عنان نے کہا کہ پورے مشرق وسطی کی صورتحال ہمارے لئے بہت پریشان کن ہے انہوں نے عراق اور لبنان میں جاری کشیدگی کے ساتھ اسرائیل، فلسطین اور ایران کا بھی حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ "اگر میں ایک عام عراقی ہوتا تو یقیناً میں بھی موجودہ دور کا موازنہ صدام حسین کے دور سے کرتا جب ان کے اوپر ظالم حکمران مسلط تھا لیکن وہ اپنی گلیوں میں تو آرام سے گھوم پھر سکتے تھے۔ ان کے بچے بغیر اپنے والدین کی تشویش کا سبب بنے اسکول جا کر آسکتے تھے کہ کیا میں اپنی بچوں کو دوبارہ صحیح حالت میں دیکھ سکوں گا یا نہیں۔

اپنے انٹرویو میں انہوں نے یہ بات بھی تسلیم کی کہ 2003ء میں عراق پر امریکی حملے کو نہ روک سکنا ان کی بہت بڑی ناکامی ہے۔ ❀

صدام کی پھانسی والا مہینہ دسمبر 2006 عراق میں سب سے زیادہ خونریز ثابت ہوا

30 دسمبر 2006ء کو عین عید کے دن عراق کے سابق صدر صدام حسین کو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا بہت سارے ممالک نے اس کاروائی کی سخت مذمت کی اور اسے انصاف کا خون کہا۔ اگلے روز ٹیلی ویژن پر اس کی تصویر بھی دکھائی گئی جس کی ساری دنیا نے مذمت کی۔ عراق میں سال 2006 میں دسمبر انتہائی خونیں ثابت ہوا۔ اس ایک ماہ میں 1930 افراد مارے گئے جو اب تک کا سب سے خونریز ریکارڈ ہے۔ 2003ء میں عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے حملے کے بعد اتنی بڑی تعداد میں کسی بھی مہینے میں عام شہری نہیں مارے گئے۔ 2006ء میں مجموعی طور پر 12000 عراقی شہری مارے گئے جن میں سے تقریباً 6000 ہلاکتیں ستمبر سے دسمبر کے درمیان ہوئیں۔ بی بی سی کے مطابق ان اعداد و شمار میں ان لوگوں کی تعداد کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا جو تشدد کے واقعات میں زخمی ہوئے اور بعد میں انہوں نے ہسپتالوں یا گھروں میں دم توڑ دیا۔ ان اعداد و شمار کو اکٹھا کرنے میں پیش آنے والی مشکلات کے باعث اگر دیکھا جائے تو صحیح اعداد و شمار اس سے کہیں زیادہ ہیں اور زمینی حقائق بھی اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ اس وقت عراق میں ایک لاکھ چالیس ہزار امریکی فوجی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کویت میں بھی قابل ذکر تعداد میں امریکی فوجی موجود ہیں جنہیں کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کے لئے عراق بھیجا جا سکتا ہے۔

اسرائیل نے ایران کے ایٹمی ٹھکانوں پر حملہ کا منصوبہ بنالیا

سنڈے ٹائمز لندن کی خبر کے مطابق اسرائیل نے ایران کی یورینیم کو افزودہ بنانے کی تنصیبات کو تباہ کرنے کیلئے بنکر توڑ چھوٹے ایٹمی بم استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ سنڈے ٹائمز لندن نے کئی اسرائیلی فوجی ذرائع کے حوالہ سے بتایا ہے کہ اسرائیلی ہوائی فوج کے سپریڈروں کو ایرانی ایٹمی تنصیبات کو اڑانے کی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی ہوابازوں کو حالیہ ہفتوں میں ایرانی تنصیبات پر حملہ کی ٹریننگ کیلئے 3200 کلومیٹر کی اڑان کیلئے ٹریننگ دینے کے مقصد سے جبرالٹر لے جایا گیا۔ جنیس میں مقیم ایئر فورس کے سپریڈر رآپریشن کر رہے ہیں۔ یہ منصوبے اسرائیلی انٹیلی جنیس سروس مساج کے اس جائزہ کے پیش نظر بنائے گئے ہیں کہ ایران اتنا افزودہ یورینیم تیار کر سکتا ہے جس سے کہ وہ دو سالوں کے دوران ایٹمی ہتھیار بنا سکے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیلی کمانڈروں کا یہ خیال ہے کہ یورینیم افزودہ بنانے والی تنصیبات کی اچھی طرح حفاظت کے پیش نظر انہیں روایتی بمباری سے تباہ نہیں کیا جا سکے گا۔ تاہم چھوٹے ایٹمی بنکر توڑ بموں کو تبھی استعمال کیا جائے گا اگر روایتی حملہ کو ناکافی قرار دیا گیا۔ اسرائیلی اور امریکی حکام میں فوجی کاروائی پر غور کیلئے کئی میٹنگیں ہوئی ہیں۔ فوجی تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ منصوبوں کے انکشاف کا مطلب تہران پر دباؤ ڈالنا ہے کہ وہ یورینیم کو افزودہ بنانا بند کر دے اور امریکہ کو کاروائی کیلئے ترغیب دینا ہے یا اسرائیلی حملہ سے پہلے عالمی رائے عامہ کو نرم کرنا ہے۔ چند تجزیہ نگاروں نے وارننگ دی ہے کہ ایسے حملہ سے ایرانی جوابی کاروائی پر مغرب کو تیل کی سپلائی میں خلل پڑ جائے گا اور دنیا میں یہودی ٹھکانوں پر دہشت گردانہ حملے ہوں گے۔

اسرائیل نے تہران کے دکن میں تین نشانوں کی شناخت کی ہے جہاں کہ ایران کا ایٹمی پروگرام چل رہا ہے وہ یہ ہیں: نتانس جہاں یورینیم کی افزودگی کیلئے ہزاروں سینٹری فیوز انڈر گراؤنڈ نصب کئے گئے ہیں دوسرا نشانہ اصفہان ہے جہاں یورینیم کو افزودہ بنایا جا رہا ہے۔ سنڈے ٹائمز نے ذرائع کے حوالہ سے کہا ہے کہ اسرائیل نے جو منصوبہ بنایا ہے اس کے تحت روایتی لیزر گائیڈڈ بم استعمال کئے جائیں گے۔

وہابی یا دیوبندی فرقے کے ماننے والے

مسلمان نہیں ہیں

امریکہ کیلئے سر درد بنے القاعدہ رہنما اسامہ بن لادن کے مذہبی عقائد پر اس وقت سوال اٹھ گیا جب علماء کا یہ بیان سامنے آیا کہ اگر وہ وہابی مسلک کے ماننے والے ہیں تو انہیں مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ اپنے فتوٰی کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی عبد المنان کلیمی نے کہا کہ جو لوگ وہابی یا دیوبندی فرقہ کے ماننے والے ہیں مسلمان نہیں۔

(بحوالہ روزنامہ ''مشرق'' کلکتہ 6.9.06)

اہانت رسول کے کارٹون جائز تھے

ڈنمارک کی عدالت کا شرمناک فیصلہ

ستمبر 2005 میں ڈنمارک کے ایک اخبار'' جیلینڈ پوسٹین'' نے 12 کارٹون شائع کئے تھے جن میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پگڑی میں بم دکھایا گیا تھا (نعوذ باللہ) مسلم تنظیموں کے ایک محاذ نے اخبار کے خلاف قانونی جنگ شروع کی تھی جس میں ڈنمارک کے قانونی نظام نے زخم پر مرہم کے بجائے نمک چھڑکنے کا کام کیا۔ ڈنمارک کی عدلیہ نے بھی پریس کی آزادی کے نام پر اسلام دشمنی کے پودے میں پانی ڈالنے کا کام کیا ہے۔ ڈنمارک کی عدالت کے مطابق بلا شبہ ہر مذہب کا احترام کرنا ضروری ہے ہر مذہب کے ماننے والوں کے جذبات کا خیال رکھا چاہئے، مگر ساتھ ہی عدالت اظہار رائے کی آزادی کو بھی تسلیم کرتی ہے۔ مگر عقیدے اور آراء کے درمیان بہتر توازن بنائے رکھنے کی ذمہ داری انفرادی ہوتی ہے۔ ڈنمارک کی عدالت ایک جانب یہ کہہ رہی ہے کہ مذہبی جذبات کا احترام ضروری ہے اور دوسری جانب یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہے کہ کارٹون سے مسلمانوں کو کس قدر جذباتی ٹھیس پہنچی ہے۔ ڈنمارک میں پچھلے چند برسوں کے دوران اسلام مخالف ماحول نے مسلمانوں کے لئے بہت مشکلات پیدا کی ہیں۔ ایک سرد ملک اب مذہبی گرمی کے سبب خبروں میں ہے۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کا تناسب ڈنمارک کی مجموعی آبادی میں 5 فیصد سے بھی کم ہے۔ اس کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کا خوف طاری ہے جس کا ایک سبب ڈنمارک میں اسلام کی مقبولیت اور مسلمانوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہے۔

طلباء کے لئے مفید معلومات:

سیر و سیاحت کے شعبہ میں کیریئر کے بہترین مواقع

سیر و تفریح کرنا، خوش گوار، پرسکون ماحول میں زندگی کے کچھ لمحوں کو گزارنا ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے۔ تجارتی مقاصد کے تحت اکثر اوقات تاجر دور دراز کے مقامات کا سفر کرتے ہیں۔ ساتھ ہی بیرون وطن کے سیاح مختلف ممالک کے تاریخی مقامات کی سیر کرنا پسند کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ٹراویل اینڈ ٹورزم انڈسٹری (سیر و سیاحت کا شعبہ) کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

ہمارے ملک میں پچھلے چند برسوں میں اس انڈسٹری نے بھی کافی ترقی کی ہے۔ بین الاقوامی کاروبار میں دوسرے نمبر کا کاروبار (آمدنی کے اعتبار سے) سیر و سیاحت کا کاروبار ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت کے زیر اہتمام سیر و سیاحت کے شعبہ کی جانب لوگوں کی توجہ مرکوز کرنے کے لئے بھرپور کوششیں جاری ہیں۔ نئے نئے فیسٹیول و نمائشوں کا انعقاد کرنا، سیاحوں کے لئے تمام تر سہولیات مہیا کرنا جیسے رہائش، آمد و رفت، کھانا پینا، سفر کے انتظامات وغیرہ۔ اس شعبہ کے لئے باقاعدہ اشتہارات (الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے) ایک اہم شعبہ ہے۔ ٹی وی پر ٹراویل چینل، دیگر سیر و سیاحت کے مقامات کے خوش گوار مناظر پر مشتمل ٹی وی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

درکار صلاحیتیں: خود اعتمادی، سیر و تفریح کا شوق، ہر طرح کے افراد سے میل ملاپ، خدمت اور مہمان نوازی کا جذبہ، مختلف ممالک کی تاریخ و جغرافیہ کے حالات کے ساتھ ساتھ تہذیب و تمدن کی معلومات، غیر ملکی زبانوں کا علم

تعلیمی صلاحیت: بارہویں (سائنس، آرٹس، کامرس) میں کامیاب امیدوار ایک سالہ ڈپلومہ کورس کر سکتے ہیں۔ گریجویشن کے دوران مختلف کالجز میں آرٹس اور کامرس کے طلبہ کے لئے متبادل مضمون کے لحاظ سے ٹراویل اینڈ ٹورزم کا مضمون موجود ہوتا ہے۔ گریجویشن کے بعد ایک سالہ ڈپلومہ (پی جی ڈپلومہ) بھی کیا جاسکتا ہے۔

تعلیمی ادارے: ممبئی یونیورسٹی کالینہ میں موجود گروارے انسٹی ٹیوٹ میں بارہویں کے بعد اور گریجویشن کے بعد ڈپلومہ کورسیز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف پرائیویٹ ادارے اور مختلف کالجز جیسے ہائی ٹیکنیک، نرملا نکیتن ممبئی۔ ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی چرچ گیٹ ممبئی، سے فل ٹائم، پارٹ ٹائم کورسیز کئے جاسکتے ہیں۔ ❀❀❀

نظامِ وصیت کی تحریک

خدا کے خلیفہ کی آواز آئی
وصیت کریں احمدی بہن بھائی
جو خدام، انصار، لجنہ کی ممبر
وصیت کریں اس میں سب کی بھلائی

خدا کا مسیح ہم کو سمجھا چکا ہے
یہ راہِ ہدیٰ سب کو دکھلا چکا ہے
کھلا دَر ہے جنت کا آؤسی میں
یہ فرمانِ جنت، وہ فرما چکا ہے

ہمیں پھر سے مسرور نے ہے جگایا
ہے غفلت کا پردہ دلوں سے اٹھایا
وصیت کی تحریک کر کے دلوں کو
دلوں کو نصیحت سے پھر جگمگایا

خدا یا ہمیں یہ سعادت عطا ہو
کریں کام وہ، جس میں تیری رضا ہو
وصیت کریں دل کے جذبے سے ایسے
ترا فیض ہم پہ سدا بے بہا ہو

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

ولادت اور درخواستِ دعا

مکرم داؤد احمد صاحب الہ دین آف سکندر آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 دسمبر 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام دانیا احمد تجویز فرمایا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین کی پوتی اور حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دینؓ کی پڑپوتی ہے اور مکرم شیخ محمود صاحب چاند پیر مرحوم شموگہ کی نواسی ہے۔ قارئین بدر سے بچی کی صحت وسلامتی درازی عمر نیک صالحہ اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر-/500 روپے۔ (ناظر دعوت الی اللہ قادیان)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

"اگر کوئی مرد جانور سے جماع کرے قتل کیا جائے۔" (احبار:20/15)

"کسی کاہن کی بیٹی فاحشہ بنے تو جلادی جائے۔" (احبار: /21)

"اگر لڑکی کنواری نہ نکلے تو اس پر پتھراؤ کیا جائے۔" (استثناء:22-20/22)

"اگر کوئی مرد عورت زنا کرے اس مرد عورت پر یہاں تک پتھراؤ کرو کہ مر جائیں۔" (استثناء:5-17/2)

جہاں تک بائیبل کے حوالہ سے یسوع مسیح کا تعلق ہے تو ان کی دو طرح کی تعلیمات ملتی ہیں ایک طرف تو آپ بائیبل کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے کہتے ہیں، لکھا ہے:

"فریسی جیسا کرتے ہیں ویسا مت کرو بلکہ جیسا کہتے ہیں اس پر عمل کرو کیونکہ وہ شریعت کے مطابق بولتے ہیں۔" (متی:22/33)

اور فرماتے ہیں:- "مَیں تو بائیبل کی تعلیم پر عمل کروانے آیا ہوں اس کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔" (متی 5/17)

لیکن دوسری طرف انہوں نے عہد نامہ قدیم کی تعلیمات سے ہٹ کر بھی تعلیمات دی ہیں۔ مثلاً متی کی ہی انجیل میں وہ لکھتے ہیں کہ عہد نامہ قدیم میں تو انتقام کی تعلیم دی گئی ہے لیکن مَیں تم کو کہتا ہوں کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ (متی:5/39)

تو یسوع مسیح کی طرف یہ متضاد طرح کی تعلیمات منسوب ہیں انسانی عقل حیران ہے کہ کس کو مانے اور کس کو چھوڑے۔

ان سب باتوں سے قطع نظر اب ہم بائیبل کی انتقامی سزاؤں کے متعلق کسی قدر عرض کرتے ہیں۔ بائیبل میں قصاص کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"تو جان کے بدلے جان لے اور آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ پاؤں کے بدلے پاؤں، جلانے کے بدلے جلانا، زخم کے بدلے زخم اور چوٹ کے بدلے چوٹ۔" (خروج:25-21/22)

لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے اس کے مقابل پر انجیل کی تعلیم میں انتہا درجہ کی نرمی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہر دو تعلیمات موجودہ زمانہ میں کسی بھی طرح قابل عمل نہیں ہیں۔ اور ان تعلیمات کے قابل عمل نہ ہونے نے ہی ایک اور شریعت والی کتاب کی ضرورت کو ثابت کیا ہے اور وہ قرآن مجید ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام دنیا کیلئے ہے اور کامل و مکمل کتاب ہے۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہودیوں کے مذہب نے یہ کیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ ان میں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہوگئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ لے اس وجہ سے ان میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بے درد ہو چکے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل یہ تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔ ایک کوس بیگار لے جاوے تو دو کوس چلے جاو وغیرہ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہوسکتا۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم ناقص ہے۔ کیا یہ کسی عیسائی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکال دے تو وہ دوسری گال پھیر دے کہ ہاں اب دوسرا دانت بھی نکال دو۔ وہ خبیث تو اور بھی دلیر ہو جائے گا اور اس سے امن عامہ میں خلل واقع ہوگا۔ پھر کیونکر ہم تسلیم کریں کہ یہ تعلیم عمدہ ہے۔ یا خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوسکتی ہے اگر اس پر عمل ہو تو کسی ملک کا بھی انتظام نہ ہو سکے ایک ملک ایک دشمن چھین لے تو دوسرا خود اس کے حوالے کرنا پڑے ایک افسر گرفتار ہو جاوے تو دس اور دے دیئے جاویں۔ یہ نقص ہیں جو ان تعلیموں میں ہیں اور یہ صحیح نہیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ احکام بطور قانون مختص الزمان تھے جب وہ زمانہ گزر گیا تو دوسرے لوگوں کے حسب حال وہ تعلیم نہ رہی یہودیوں کا وہ زمانہ تھا کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہے اور اس غلامی کی زندگی کی وجہ سے ان میں قساوت قلبی بڑھ گئی اور وہ کینہ کش ہوگئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس بادشاہ کے زمانے میں کوئی ہوتا ہے اس کے اخلاق بھی اسی قسم کے ہو جاتے ہیں......

غرض بنی اسرائیل نے فرعون کی ماتحتی کی تھی۔ اس وجہ سے اس میں ظلم بڑھ گیا تھا۔ اس لئے توریت کے زمانہ میں عدل کی ضرورت مقدم تھی کیونکہ وہ لوگ اس سے بے خبر تھے اور جابرانہ عادت رکھتے تھے اور انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ دانت کے بدلے دانت کا توڑنا ضروری ہے اور یہ ہمارا فرض ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو سکھایا کہ عدل تک ہی بات نہیں رہتی بلکہ احسان بھی ضروری ہے اس سبب سے مسیح کے ذریعہ انہیں یہ تعلیم دی گئی کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ اور جب اسی پر سارا زور دیا گیا تو آخر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تعلیم کو اصل نکتہ پر پہنچا دیا اور وہ یہی تعلیم تھی کہ بدی کا بدلہ اس قدر بدی ہے۔ لیکن جو شخص معاف کر دے اور معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجر ہے۔ عفو کی تعلیم دی ہے مگر ساتھ قید لگائی کہ اصلاح ہو بے محل عفو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس اس مقام پر غور کرنا چاہئے کہ جب توقع اصلاح کی ہو تو عفو ہی کرنا چاہئے جیسے دو خدمتگار ہوں ایک بڑا شریف الاصل اور فرمانبردار اور خیر خواہ ہو لیکن اتفاقاً اس سے کوئی غلطی ہو جائے اس موقعہ پر اسے معاف کرنا ہی مناسب ہے اگر سزا دی جاوے تو ٹھیک نہیں۔ لیکن ایک بدمعاش اور شریر ہے ہر روز نقصان کرتا ہے اور شرارتوں سے باز نہیں آتا اگر اسے چھوڑ دیا جاوے تو وہ اور بھی بیباک ہو جائیگا اس کو سزا دینی چاہئے۔ غرض اس طرح پر محل اور موقعہ شناسی سے کام لو۔ یہ تعلیم ہے جو اسلام نے دی ہے اور جو کامل تعلیم ہے اور اس کے بعد اور کوئی نئی تعلیم اور شریعت نہیں آسکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن خاتم الکتب، اب کوئی اور کلمہ یا اور نماز نہیں ہوسکتی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کر کے دکھایا۔" (لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 85-284)

بیماروں کو سزائیں::

ہم بائیبل کی بہیمانہ اور وحشیانہ سزاؤں کا ذکر کر چکے ہیں اب ہم ذکر کرتے ہیں کہ بائیبل نے اپنی سزاؤں سے بیماروں تک کو بھی نہیں بخشا اندھوں کوڑیوں کو برص کے مریضوں کو سب کو ناپاک قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"اگر ثابت ہو جائے کہ کسی کو برص ہے تو کاہن اس کو ناپاک قرار دے اور اس کو نظر بند کرے۔" (احبار 28-13/1)

پھر لکھا ہے کہ:-

"جریان والا مرد ناپاک ہے اس کا بستر ناپاک ہوگا جس چیز کو وہ ہاتھ لگائے گا وہ ناپاک ہو جائے گی جو کوئی اسے چھوئے گا ناپاک ہو جائے گا۔ اور یہی حکم جریان والی عورت کیلئے بھی ہے۔" (احبار:24-15/1)

پھر لکھا ہے کہ:-

اپاہج کے لئے تعلیم::

"اندھا، لنگڑا، جس کی ناک چپٹی ہو یا اس کے عضووں میں کمی بیشی ہو جس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹا ہوا ہو یا کبڑا یا بونا یا جس کی آنکھ میں کچھ نقص ہو یا داد یا کھجلی بھرا، یا خصیہ اس کا پچکا ہوا ہو خداوند کیلئے آگ کی قربانیاں گذراننے کیلئے قریب نہ آئے۔" (احبار:24-21/16)

اس کے مقابل پر سنئے قرآن مجید کیا فرماتا ہے:

"اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ مریض پر کوئی حرج ہے جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ اور جو پیٹھ دکھائے گا وہ اسے بہت دردناک عذاب دے گا۔" (الفتح:18)

یعنی جن کو بائیبل خدا کے دربار سے دھتکارتی ہے قرآن مجید ان کو خدا کے دربار کی حاضری کا وعدہ دیتا ہے

یہ وہ بائیبل ہے جس پر پوپ صاحب سمیت دنیا کے اربوں عیسائیوں کو ناز ہے اور جن کے محقق کہلانے والے ناسمجھ لوگ جانتے بوجھتے ہوئے قرآن مجید پر اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں اور گستاخیاں کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اب تو پوپ صاحب کو علم ہو گیا ہوگا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کیلئے کیا کچھ نیا بلکہ قابلِ عمل پیش فرمایا ہے جس سے اس دنیا کے اندھیرے روشنیوں سے بدل گئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں: ؎

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

آئندہ گفتگو میں اسلامی جہاد پر پوپ صاحب کے اعتراض کا جواب دیا جائے گا۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

اخبار بدر کی مالی اور قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں (مینجر بدر)

بقیہ: ڈاکٹر عبدالسلام از صفحہ 8

اور ریسرچ سے 1956ء میں عبد السلام بہت متاثر ہوئے تھے۔ اس کانفرس کے اختتام پر عبد السلام کو یونیورسٹی آف پیٹرز برگ (روس) کی طرف سے اعزازی ڈگری دی گئی یونیورسٹی کے ریکٹر بذات خود اس تقریب میں شمولیت کے لئے خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔ عبد السلام نے ساری تقریب اپنی وہیل چیئر پر بیٹھ کر دیکھی مگر اپنی صحت کی خرابی کی بناء پر خطاب نہ کر سکے۔ تقریب کے اختتام پر سارے حاضرین بڑے صبر و تحمل کے ساتھ اپنی اپنی باری کا انتظار کرتے رہے کہ وہ بذات خود عبد السلام کو ان کی کامیابیوں کی مبارک باد پیش کریں۔ دنیا کے مشہور ترین پروفیسروں کے بعد نوجوان طالب علموں کی باری تھی۔ سب سے آخری باری پاکستان کے ایک نوجوان سائنس دان کی تھی جسے عبد السلام کے سینٹر میں ریسرچ کے لئے آنے کا موقع ملا تھا اس نوجوان سائنس دان نے جھک کر عبد السلام کو مخاطب کر کے کہا" سر میں پاکستان سے آیا ہوں ایک طالب علم ہوں، ہم آپ کو بے حد فخر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں" عبد السلام کے کندھوں میں لرزش پیدا ہوئی اور ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔

اپنی بیماری کے ہاتھوں مجبور ہو کر عبد السلام آکسفورڈ میں اپنے گھر منتقل ہوگئے۔ ان کے لئے گفتگو کرنا مشکل ہوگئی سوائے چندان لوگوں کے جوان کی مادری زبان پنجابی میں گفتگو کر سکتے تھے۔ عبد السلام 1996ء میں دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے مگر ان کی فزکس کی دنیا کے لئے خدمات اور ان کا قائم کردہ اٹلی میں سینٹر ان کی ایک اعلیٰ یادگار کے طور پر ہمیشہ قائم رہے گا۔ ❀❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 18th Jan 2007 | Issue No.3

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

یاددھانی

شادی بیاہ کی تقریبات کے موقع پر بیہودہ رسم ورواج، لغو اور فضول گانے اور اسراف سے بچنے کی تاکیدی نصائح

امراء کو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب بھی یہ کہتا ہوں، دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاص طور پر جو صاحب حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت یہ ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے

﴿خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 نومبر 2005ء سے بطور یاددہانی چند اقتباس﴾

اس خطبہ میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو شادی بیاہ سے متعلق زریں نصائح فرمائیں اور بتایا کہ کس حد تک اس موقع پر خوشی منانے کی اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے اور وہ کون کون سے امور ہیں جن سے ہمیں بچنا لازمی ہے۔ حضور پرنور کے اس خطبہ جمعہ سے بطور یاددہانی چند اقتباسات پیش خدمت ہیں حضور نے فرمایا:

''اسلام جو کامل اور مکمل مذہب ہے جو باوجود اس کے کہ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ خوشی کے مواقع پر بعض باتیں کرلو۔ جیسے مثلاً روایت میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عائشہ رخصتانہ کے موقع پر تم نے گانے بجانے کا انتظام کیوں نہیں کیا؟ حالانکہ انصاری شادی کے موقع پر اس کو پسند کرتے ہیں۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو اور اس موقع پر چھانی بجاؤ یہ دف کی ایک قسم ہے۔ لیکن اس میں بھی آپ نے ہماری رہنمائی فرمادی ہے اور بالکل مادر پدر آزاد نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس گانے کی بھی کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں کہ شریفانہ حد تک اس پر عمل ہونا چاہئے اور شریفانہ اہتمام ہو، ہلکے پھلکے اور اچھے گانوں کا۔ ایک موقعہ پر آپ نے خود ہی خوشی کے اظہار کے طور پر شادی کے موقع پر بعض الفاظ ترتیب فرمائے کہ اس طرح گایا کرو کہ اَتَینَا کُم اَتَینَاکُم فَحَیَّانَا فَحَیَّا کُم یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہیں ہمیں خوش آمدید کہو۔ تو ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہر قسم کی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرو، شادی کا موقع ہے کوئی حرج نہیں، ان کی غلط سوچ ہے۔ بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقعوں پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ انکو سن کر شرم آتی ہے ایسے بیہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ احمدی معاشرہ بہت حد تک ان لغویات اور فضول حرکتوں سے محفوظ ہے لیکن جس تیزی سے دوسروں کی دیکھا دیکھی ہمارے پاکستانی، ہندوستانی معاشرہ میں یہ چیزیں راہ پا رہی ہیں دوسرے مذہب والوں کی دیکھا دیکھی جنہوں نے تمام اقدار کو بھلا دیا ہے اور ان کے ہاں تو مذہب کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ شرابیں پی کر خوشی کے موقع پر ناچ گانے ہوتے ہیں، شور شرابے ہوتے ہیں طوفان بدتمیزی ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اس معاشرے کے زیر اثر احمدیوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے بلکہ بعض اکا دکا شکایات مجھے آتی بھی ہیں تو یاد رکھیں کہ احمدی نے ان لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور بچنا ہے۔...... جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی بعض گھر جو دنیاداری میں بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں ان کی ایسی رپورٹس آتی ہیں اور کہنے والے پھر کہتے ہیں کہ کیونکہ فلاں امیر آدمی تھا اس لئے اس پر کارروائی نہیں ہوئی یا فلاں عہدیدار کا رشتہ دار عزیز تھا اس لئے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس سے صرف نظر کیا گیا۔ غریب آدمی اگر یہ حرکتیں کرے تو اسے سزا ملتی ہے۔ بہر حال یہ تو بعض دفعہ لوگوں کی بدظنیاں بھی ہیں لیکن جب اس طرح صرف نظر ہو جائے چاہے غلطی سے ہو جائے اور پتہ نہ لگے تو یہ بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں اس بارے میں واضح کردوں کہ ایسی حرکتیں جو جماعتی وقار کی اور اسلامی تعلیم اور اقدار کی دھجیاں اڑاتی ہوں اگر مجھے پتہ لگ جائے تو ان پر مَیں بلا استثنا، بغیر کسی لحاظ سے کارروائی کروں گا اور کی بھی جاتی ہیں اس لئے یہ بدظنیاں دور ہونی چاہئیں۔ بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں اس لئے آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندووانہ رسم و رواج تیزی سے راہ پا رہے ہیں، داخل ہو رہے ہیں انکے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کرلیں اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پر نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بیہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہئے اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے؟...... جب بھی اور جہاں بھی اس قسم کی حرکتیں ہو رہی ہوں فوری نوٹس لینا چاہئے...... حالانکہ غیروں کو جب ہم اپنی شادیوں پر بلاتے ہیں تو ان کی اکثریت جو ہے وہ ہماری شادی کے طریق کو پسند کرتی ہے کہ تلاوت کرتے ہیں، دعائیہ اشعار پڑھتے ہیں دعا کرتے ہیں اور بچی کو رخصت کرتے ہیں اور یہی طریق ہے۔ جس سے اس جوڑے کے ہمیشہ پیار محبت سے رہنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں اور اس کی آئندہ نسل کے لئے اولاد کے لئے بھی نیک صالح ہونے کی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔

اسلام نے یہ نہیں کہا کہ تارک الدنیا ہو جاؤ اور بالکل ایک طرف لگ جاؤ لیکن اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ دنیا میں اتنے کھوئے جاؤ کہ دین کا ہوش ہی نہ رہے اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ اتنی توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے پس اسلام نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے ان کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے اس لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک مومن کے لئے ایک ایسے انسان کے لئے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے شادی نیکی پھیلانے، نیکیوں پر عمل کرنے اور نیک نسل چلانے کیلئے کرنی چاہئے۔ اور یہی بات شادی کرنے والے جوڑے کے والدین، عزیزوں اور رشتے داروں کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ ان کے ذہنوں میں بھی یہ بات ہونی چاہئے کہ یہ شادی ان مقاصد کے لئے ہے نہ کہ صرف نفسانی اغراض اور لہو ولعب کے لئے۔

اسی خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:-

اس ضمن میں امراء کو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب بھی یہ کہتا ہوں دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاط طور پر جو صاحب حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت یہ ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حکم وعدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)